باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

20 رجب المرجب 1444ھ | مطابق 12 فروری 2023ء | بروز اتوار | جلد: (۳) | شمارہ: (۳۷) | صفحات: (۸)

بھاگوت جی آئیے! بھید بھاؤ اور بغض و عناد کو بھول کر پیارے وطن کو دنیا کا ترقی یافتہ ملک بنائیں

جمعیۃ علماء ہند کے چونتیسویں اجلاس عام میں مولانا محمود مدنی کی آر ایس ایس کو متحدہ قومیت کی دعوت، یکساں سول کوڈ کا ملک کے اتحاد اور سالمیت پر براہ راست اثر پڑے گا

کشمیر، آسام سمیت ملک بالخصوص مسلمانوں کو درپیش مسائل سے متعلق متعدد تجاویز منظور، ترکیہ اور شام کے زلزلہ متاثرین کے لیے ایک کروڑ روپیے مالی امداد کا اعلان

نئی دہلی ۔ 11 رفروری (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے رام لیلا میدان نئی دہلی میں اجلاس عام کے صدارتی خطاب میں کہا کہ ہم آر ایس ایس کے سر سنگھ چالک شری موہن بھاگوت جی اور ان کے متبعین کو گرم جوشی کے ساتھ دعوت دیتے ہیں کہ آئیے آپسی بھید بھاؤ اور بغض و عناد کو بھول کر اپنے پیارے وطن کو دنیا کا سب سے ترقی یافتہ، پر امن، مثالی اور سپر پاور ملک بنائیں ۔مولانا مدنی نے کہا کہ ملک کے موجودہ حالات میں جو لوگ بھی باہمی رشتوں کو استوار کرنے کے لیے ڈائیلاگ اور ایک دوسرے کے افکار و نظریات کو سمجھنے کے لیے کوشاں ہیں، ہم ان کا استقبال کرتے ہیں اور ایسی تمام کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ باہمی گفت و شنید ہی تمام مسائل کا حل ہے یا کم از کم مسائل کو بڑھنے سے روکنے کا ذریعہ ہے، اس لیے اس کا راستہ کبھی بند نہیں ہونا چاہیے ۔اپنے بھائیوں اور پڑوسیوں سے قطع تعلق کی اسلام میں ہرگز اجازت نہیں ہے، جمعیۃ کے اکابر نے برادران وطن کے ساتھ دوش بدوش چلنے اور ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی روش اختیار کی اور جمعیۃ آج بھی اسی روش پر مضبوطی سے قائم ہے ۔متحدہ قومیت اور ہندو مسلم یک جہتی کا فکر و فلسفہ جمعیۃ کے اکابر کی عطا کردہ وراثت ہیں ۔اس کے مدمقابل ہندوتو کی موجودہ دور میں جو تشریح کی جارہی ہے اور ہندوتو کے نام پر جس جارحانہ فرقہ واریت کو فروغ دیا جارہا ہے ، وہ ہرگز اس ملک کی مٹی اور خوشبو سے میل نہیں کھاتی ۔ہم یہاں یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ آر ایس ایس اور بی جے پی سے ہماری کوئی مذہبی یا نسلی عداوت نہیں ہے بلکہ ہمیں صرف ان نظریات سے اختلاف ہے، جو سماج کے مختلف طبقات کے درمیان برابری، نسلی عدم امتیاز اور دستور ہند کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہیں ۔مولانا مدنی نے کہا کہ سناتن دھرم کے فروغ سے ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے، اسی طرح آپ کو بھی اسلام کے فروغ سے کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیے جیسا کہ بھارت کے تناظر میں سوامی وویکانند نے کہا تھا کہ اسلام اور سناتن دھرم یہ دونوں بھارت کی فتح مندی کے لیے ضروری ہیں ۔انھوں نے کہا کہ ملک میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف نفرت پھیلائی جارہی ہے ۔نفرت کا کوئی واقعہ ہوتا ہے تو حکومت اور انتظامیہ اس پر کوئی کارروائی نہیں کرتی، جو نہیں کرنی چاہیے ۔انہوں نے مسلمانوں سے بھی اپیل کی کہ وہ اکثریتی طبقے کے بارے میں مٹھی بھر نفرت پید پھیلانے والے نقطہ نظر سے نہ سوچیں ۔انھوں نے کہا کہ ملک میں 140 کروڑ لوگ رہتے ہیں ۔ ہر ایک کے کھانے، رہنے اور سوچنے کے طریقے مختلف ہیں ۔ پھر بھی یہ ملک متحد ہے ۔انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے پاکستان لے لیا ہے تو پھر یہاں کیوں رہتے ہیں ۔اس کے جواب میں کہا کہ جو لوگ جانا چاہتے تھے وہ 1947 میں چلے گئے لیکن ہمارے آباؤ اجداد کی طرح ہماری راکھ بھی یہیں دفن ہو گی ۔اجلاس عام کے پہلے دن اپنے صدارتی خطاب میں کہا تھا کہ بھارت ہمارا وطن ہے، جتنا یہ وطن نریندر مودی اور موہن بھاگوت کا ہے، اتنا ہی محمود کا ہے ۔نہ محمود ان سے ایک انچ آگے ہے اور نہ وہ محمود سے ایک انچ پیچھے ہیں ۔ساتھ ہی اس دھرتی کی خاصیت یہ ہے کہ خدا کے سب سے پہلے پیغمبر ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام یہیں آئے، یہ دھرتی اسلام کی جائے پیدائش اور مسلمانوں کا پہلا وطن ہے ۔اس لیے یہ کہنا کہ اسلام باہر سے آیا ہوا کوئی مذہب ہے، سراسر غلط اور تاریخی اعتبار سے بے بنیاد ہے ۔اسلام اسی ملک کا مذہب ہے اور سبھی مذاہب میں سب سے قدیم اور پرانا بھی ہے ۔اسلام کے آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی دین کو مکمل کرنے آئے تھے ۔مولانا مدنی نے کہا کہ جب ملک کی تعلیم کی بات آتی ہے تو یہ پورے ملک کے لیے ہے ۔ایسے میں اگر کسی ایک مذہب کی کتاب مسلط کی جائے تو یہ دستور ہند کے خلاف ہے ۔مولانا مدنی نے پسماندہ مسلمانوں پر حکومت کی پالیسیوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی مسلم سماج میں جو بگاڑ پیدا ہوا ہے ان میں ذات پات کا نظام سب سے اہم ہے ۔اگرچہ اسلام کی واضح تعلیمات مساوات پر مبنی ہیں، لیکن اسلام قبول کرنے والے پرانے ذات پات کے نظام اور رسم و رواج سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہوسکے ۔اسی وجہ سے ہندوستانی مسلم معاشرہ تضادات کا شکار رہا ہے ۔آج کے اجلاس عام کے موقع پر ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ مسلم معاشرے میں مسلمانوں کے ہر طبقے کو مساوی حیثیت حاصل ہے اور ہمیں ماضی میں ذات پات کے نام پر ہونے والی ناانصافیوں پر افسوس ہے ۔اسے دور کرنے کے لیے ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے درمیان معاشی، سماجی اور تعلیمی ہر لحاظ سے برابری قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے ۔اس کے ساتھ ہی پسماندہ مسلمانوں کو چھوٹ، ریزرویشن اور سرکاری اسکیموں کی فراہمی کے لیے ہر ممکن جدوجہد کی جائے گی ۔جمعیۃ علماء ہند کے 34 ویں تین روزہ عام اجلاس (10-12 فروری) میں ملک و ملت کی موجودہ صورت حال پر طویل بحث ہوئی ۔اجلاس میں اس پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ ملک میں اسلاموفوبیا فروغ پا رہا ہے اور مرکزی حکومت خاموش ہے، جبکہ اسے ایسے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنی چاہیے ۔مسلمانوں کی مذہبی تعلیم، جدید تعلیم اور روزگار کے مواقع کو محدود کیا جارہا ہے ۔ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہم چلائی جارہی ہے اور یکساں سول کوڈ کے ذریعے ملک کے اتحاد و سالمیت کو ٹھیس پہنچائی جارہی ہے ۔اجلاس کے دوسرے روز 11 فروری کو مقررین نے کہا کہ ہم سب کو مل کر حالات ٹھیک کرنے ہیں ۔اجلاس عام میں منظور کی گئی ۱۷ قراردادوں میں کہا گیا کہ ایک بڑے طبقے کی جانب سے مدارس اور اسلام پر مسلسل حملے کیے جارہے ہیں اور اس کی مذہبی، اخلاقی اور سماجی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے، جبکہ مدارس غریب مسلمانوں کو مفت تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں ۔مدارس سے نکلنے والے طلبہ اور علمائے کرام نے آزادی کی جنگ لڑی تھی اور آج بھی وہ ملک کی تعمیر میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں ۔قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جمعیۃ علماء ہند مدارس میں اس کے نظام کو چھیڑے بغیر جدید تعلیم کے حق میں ہے اور اس کے لیے مسلسل کوشاں ہے لیکن وہ مدارس کی تعلیم میں حکومتی مداخلت کے خلاف ہے ۔اجلاس عام میں تمام جماعتوں اور محب وطن لوگوں سے سیاسی اور سماجی سطح پر فاشسٹ قوتوں کا مقابلہ کرنے کی اپیل کی گئی ۔کامن سول کوڈ کے نفاذ کو لے کر ملک میں طویل عرصے سے بحث چل رہی ہے ۔اس پر منظور شدہ قرارداد میں کہا گیا کہ سول کوڈ کا ملک کے اتحاد اور سالمیت پر براہ راست اثر پڑے گا۔اس کے ساتھ ہی جمعیۃ نے مسلم کمیونٹی سے اپیل کی کہ وہ خواتین کو جائیداد میں حصہ دینے اور طلاق ثلاثہ کے معاملے میں شرعی قوانین پر عمل درآمد کریں اور مسلم کمیونٹی سے اپیل کی کہ اگر وہ اس پر عمل کریں گے تو شریعت میں حکومتی مداخلت کی راہیں بند ہو جائیں گی ۔مسلمانوں کی تعلیمی اور معاشی پسماندگی پر منظور کی گئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اقتصادی سروے، کمیشن، جسٹس سچر کمیٹی اور رنگناتھ کمیٹی نے اپنی رپورٹوں میں واضح طور پر کہا تھا کہ ملک کے مسلمان دلتوں سے بھی ایک درجے نیچے ہیں ۔اس کے باوجود ملک کی معیشت، پیداوار، آمدنی اور زرمبادلہ میں مسلمانوں کی بڑی شراکت ہے ۔مشرق وسطیٰ کے ممالک سے ہر ماہ 6 ارب ڈالر کا زرمبادلہ حاصل کیا جاتا ہے جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے ۔ملک کے درجنوں شہروں میں تالے، چمڑے، پیتل، قالین، کپڑے کی بنائی، کاٹیج انڈسٹریز وغیرہ میں مسلمان بڑی تعداد میں کام کرتے ہیں، لیکن موجودہ حکومت اور اس کی پالیسیاں انہیں تباہ کر رہی ہیں ۔ریزرویشن سے متعلق تجویز میں کہا گیا ہے کہ اگر غریب دلت اور قبائلی مسلمان یا عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ ریزرویشن سے محروم رہ جاتے ہیں ۔اجلاس میں پسماندہ برادری کے لیے ریزرویشن کے سوال پر زور دیا گیا۔ریزرویشن میں آئین کے آرٹیکل 341 میں ترمیم کر کے مذہب کی حد کو ہٹانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔مسلم وقف املاک سے متعلق مسودہ میں کہا گیا ہے کہ وقف املاک پر قبضہ ہے ۔اس کے علاوہ وقف املاک کو لمیٹیشن ایکٹ 1857 سے لاگو کیا جائے تاکہ وقف املاک کی حفاظت کی جاسکے ۔جہاں وقف بورڈ کی تشکیل نہیں ہوئی ہے یا اسامیاں خالی ہیں وہاں بھرتیاں کی جائیں اور وقف املاک کا تعین کیا جائے ۔میڈیا کے اسلام مخالف رویہ پر جاری کردہ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف میڈیا ایک مخصوص طبقے اور طاقت کے اشارے پر اس کی شبیہ کو داغدار کر رہا ہے ۔جمعیۃ علماء ہند اس کی سخت مذمت کرتی ہے اور مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ میڈیا اور سوشل میڈیا پر چلائے جارہے پروپیگنڈہ مہموں سے غمگین اور افسردہ نہ ہوں، کیونکہ جھوٹ اپنی موت مر جاتا ہے ۔اگر ضرورت ہو تو سائبر سیل اور پولیس میں مقدمہ درج کرائیں ۔ووٹر رجسٹریشن اور انتخابات میں شرکت کو یقینی بنانے، سدبھاونا پلیٹ فارم کو مضبوط بنانے، اسلامی تعلیم کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے، فلسطین اور عالم اسلام کو درپیش چیلنجز، ماحولیاتی تحفظ، پسماندہ مسلمانوں کی حالت زار، کشمیر کی موجودہ صورتحال اور آسام میں انخلا کے متاثرین اور ترکی اور شام میں آنے والے زلزلوں کے حوالے سے بھی قراردادیں منظور کی گئیں ۔ ۔جمعیۃ علماء ہند نے اپنے محدود وسائل سے ترکی اور شام میں زلزلہ متاثرین کی بحالی کے لیے ایک کروڑ روپے کی مالی امداد کا اعلان کیا ہے ۔

امام حرم شیخ شریم امامت و خطابت کے عہدہ سے مستعفی

شیخ سعود بن ابراہیم الشریم جنہوں نے 32 سال تک مسجد الحرام کے مستقل امام کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ۔انہوں نے اپنی ذاتی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے عہدہ سے سبکدوشی اختیار کر لی ہے ۔تاہم وہ مہمان امام کے طور پر نماز تراویح کی امامت کے لیے واپس آسکتے ہیں جس کا اعلان آنے والے ہفتوں میں مناسب وقت پر سامنے آئے گا۔اس بات کی اطلاع سوشل میڈیا پر تصدیق شدہ حرمین شریفین کے اکاؤنٹ سے دی گئی ۔پچھلے کئی دنوں سے سوشل میڈیا پر یہ خبر چل رہی تھی کہ امام حرم شیخ شریم نے ماہِ ربیع الاول میں آخری مرتبہ عشاء کی نماز پڑھائی تھی اس کے بعد سے وہ حرم میں امام کے مصلے پر نظر نہیں آئے ۔رئاسہ شؤون الائمہ والمؤذنین نے ابھی تک کوئی تصدیق نہیں کی ہے اور نہ ہی رئاسہ کی جانب سے اس طرح کی خبروں کی تصدیق کرنے کا نظام ہے ۔شیخ سعود الشریم دنیا کے مشہور قاری اور مسجد حرام کے سینئر امام و خطیب ہیں ۔مسجد حرام کے دس سے زائد ائمہ کرام میں شیخ شریم تقویٰ کے سب سے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں ۔دنیا میں جن چند قرائے کرام کی تلاوت سب سے زیادہ سنی جاتی ہے، قاری شریم بھی ان میں شامل ہیں ۔ شیخ شریم انتہائی پرسوز انداز میں تلاوت کرتے ہیں ۔منبر حرم پر بھی اپنے درد بھرے خطبوں کے دوران بے ساختہ ان کے آنسو رواں ہو جاتے ہیں ۔

پاکستان میں عام زندگی محال، کھانا بھی نصیب نہیں

مہنگائی نے توڑا 48 سال کا ریکارڈ

پاکستان میں حالات دن بہ دن انتہائی خراب ہوتے جارہے ہیں ۔ملک کے کئی علاقوں میں بجلی کی فراہمی نہیں ہو پارہی ہے اور بچوں کا اسکول جانا بھی بند ہو چکا ہے ۔ پاکستان کی معیشت اس قدر خراب ہوگئی ہے کہ لوگوں کے لیے بجلی اور تعلیم کی سہولت تو چھوڑیے، کھانا بھی نصیب نہیں ہو پا رہا ہے ۔ پاکستان اس وقت اپنے وجود کے سب سے بڑے بحران کا سامنا کر رہا ہے اور عوام سڑکوں پر نکل کر مظاہرہ کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے ۔میڈیا رپورٹس کے مطابق پاکستان دیوالیہ ہونے کے دہانے پر پہنچ چکا ہے ۔آئی ایم ایف کے ساتھ بیل آؤٹ پیکیج کو لے کر ہو رہی بات چیت بھی ناکام ہوگئی ہے جس سے پاکستان کو فوری راحت ملتی ہوئی بھی دکھائی نہیں دے رہی ہے ۔لگاتار بڑھتی مہنگائی نے عوام کی زندگی محال کر دیا ہے، اور یہ مہنگائی پاکستان میں 48 سال کا ریکارڈ توڑ چکی ہے ۔ پاکستانی میڈیا نے ایک کاروباری کے حوالے سے بتایا ہے کہ مہنگائی کے سبب اس کی دکانداری نصف رہ گئی ہے ۔خصوصاً متوسط طبقہ کے لوگوں نے بازاروں سے دوری بنالی ہے اور صرف دولت مند لوگ ہی بڑھتی مہنگائی کا سامنا کر پا رہے ہیں ۔ پاکستان میں کسانوں کے حالات بھی دگرگوں ہیں ۔ بڑھتی مہنگائی نے کسانوں کی لاگت کو کئی گنا بڑھا دیا ہے ۔ مہنگی بجلی اور مزدوری میں اضافہ سے زراعت منافع والا پیشہ نہیں رہ گیا ہے ۔بجلی کی کمی بھی پاکستانی عوام کے لیے مصیبت بنی ہوئی ہے ۔

فرمانِ الٰہی

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے O جو سب پر مہربان ہے، بہت مہربان ہے O جو روز جزاء کا مالک ہے O (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں O

(سورۃ الفاتحہ: ۱_۵)

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 20 رجب المرجب 1444ھ
بہ مطابق 12 فروری 2023ء بروز اتوار

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:43	12:40	4:40	6:22	7:30
انتہا	6:38	4:39	6:21	7:29	5:20

اشراق	6:58	زوال	12:30
ختم سحر	5:32	افطار	6:25

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

"ایمان کے ستر سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں اور ان میں سب سے اعلیٰ اور افضل تو "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا قائل ہونا یعنی توحید کی شہادت دینا ہے اور ان میں ادنیٰ درجے کی چیز اذیت اور تکلیف دینے والی چیزوں کا راستے سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے"۔ (مسند احمد)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

حج 2023 کیلئے عازمین حج کی آن لائن درخواستوں کا آغاز: 10 رمارچ آخری تاریخ مقرر

عازمین حج سے درخواستیں داخل کرنے جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی کی اپیل

حیدرآباد ۔ 11 فروری (نیوز فیر سرویس) جناب محمد سلیم صدر نشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی، جناب بی ۔ شفیع اللہ (آئی ۔ ایف ۔ ایس) ایگزیکٹیو آفیسر تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے اپنے ایک مشترکہ صحافتی بیان میں کہا کہ/ 10 فروری 2023 سے حج 2023 کیلئے آن لائن درخواستیں داخل کرنیکا عمل شروع ہوچکا ہے ۔ درخواستیں داخل کرنیکی 10 رمارچ 2023 آخری تاریخ مقرر کیگئی ہے ۔ جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے بتایا کہ عازمین حج اپنے موبائل سے HCoI کے ایپ سے درخواستیں داخل کرسکتے ہیں ۔ حج کمیٹی آف انڈیا کے ویب سائٹ www.hajcommittee.gov.in سے تفصیلات حاصل کرسکتے ہیں ۔ جناب بی ۔ شفیع اللہ (آئی ۔ ایف ۔ ایس) ایگزیکٹیو آفیسر تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ ایسے عازمین حج جنکے پاسپورٹ کی مدت میعاد 31 ڈسمبر 2023 ہو ۔ وہی درخواستیں داخل کرنے کے اہل ہونگے ۔ عازمین حج کے انڈین انٹرنیشنل پاسپورٹس مشین سے نمایاں طور پر پڑھے جانیوالے ہونی چاہیے ۔ تمام عازمین درخواستیں آن لائن داخل کرنے کے بعد ہی تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی کے دفتر سے رجوع ہوں ۔ عازمین حج کے پہلا اور آخری صفحات کے زیراکس کا پیاں داخل کی جانی چاہئیے ۔ درخواست گذاروں کو چاہیئے وہ اپنے تازہ پاسپورٹ سائز فوٹوز جس کا پس منظر سفید ہو درخواست کیساتھ چسپاں کرنی چاہئیے ۔ مزید تفصیلات ویب سائٹ www.hajcommittee.gov.in سے حاصل کرسکتے ہیں ۔ یا فون نمبر 040-23298793 پر ربط پیدا کرسکتے ہیں ۔

مسجد الکوثر حافظ بابانگر میں ایک اہم علمی مذاکرہ

حیدرآباد: 11 رفروری (عصر حاضر نیوز) حافظ عبدالعلیم فیضی امام وخطیب مسجد الکوثر بابا نگر کے بموجب مجلس علمیہ تلنگانہ و آندھرا زیر اہتمام اور تحفظ شریعت ٹرسٹ کے زیر انتظام ایک اہم علمی مذاکرہ مورخہ 12 رفروری 2023ء مطابق ۲۰ ررجب المرجب ۱۴۴۴ھ بروز اتوار بعد نماز مغرب (متصلا) بمقام: مسجد الکوثر حافظ بابانگر حیدرآباد بعنوان: اسلام کا نظام عفت و پاک دامنی اور مسلم سماج وحضرت معاویہ رضی اللہ عنہ: حیات وخدمات منعقد ہوگا۔ اس اجلاس کی صدارت: حضرت مولانا محمد عبدالرحیم بانعیم صاحب مظاہری مدظلہ (نائب ناظم مجلس علمیہ تلنگانہ و آندھرا) اور نگرانی حضرت مولانا سید مجاہد علی صاحب قاسمی مدظلہ (متولی مسجد الکوثر و معاون نائب ناظم مجلس علمیہ تلنگانہ وآندھرا) فرمائیں گے ۔ مذکورہ عناوین پر مقررین کرام: مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی (استاذ ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد) مفتی محمد عامر قاسمی (استاذ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحمانیہ) کے بصیرت افروز خطابات ہوں گے ۔ عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی درخواست ہے ۔

جامعہ احیاء العلوم ٹپہ چبوترہ میں علماء وعالمات کے لیے محفل مسلسلات

حیدرآباد: 11 رفروری (عصر حاضر نیوز) مولانا محمد عابد رشیدی معتمد عمومی جامعہ ہذا کے بموجب علماء وعالمات اور صرف دورۂ حدیث کے طلبہ و طالبات کیلئے بڑی خوشی ومسرت یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ بہ اجازت حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی مدظلہ سرپرستِ جامعہ ہذا اور دکن کے معروف استاذِ حدیث وفقہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ سے مسلسلات کے اجازت یافتہ حضرت مولانا مفتی عبد الودود صاحب مظاہری مدظلہ العالی سے احادیثِ مسلسلات کی سند کے حصول کا زرین موقع ہے ۔ رسائل ثلاثہ: (۱) الفضل المبین (۲) الدر الثمین (۳) النوادر، تالیفاتِ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (رحمہ اللہ) کی قراءت/ سماعت کے بعد ان شاءاللہ احادیثِ مسلسلات کی اجازت وسند عطا فرمائیں گے ۔ (مع زمزم وتمر وغیرہ) ۔ یہ اجلاس بمقام: جامعہ احیاء العلوم، ٹپہ چبوترہ، یوسف نگر، حیدرآباد - بروز: اتوار بوقت: 10ر بجے دن تا 2ر بجے دن بتاریخ: 20ر رجب المرجب 1444ھ م 12 / فروری 2023ء منعقد ہوگا۔ شہر واضلاع کے خواہشمند علماء و عالمات اور مختلف جامعات کے دورۂ حدیث کے طلبہ وطالبات اس سنہری موقع سے استفادہ فرماسکتے ہیں ۔ اہم نوٹ: (۱) رسائل ثلاثہ کی قرأت جامعہ احیاء العلوم کے طلبہ کریں گے، دیگر علماء/ عالمات کی سماعت کیلئے بھی ان شاءاللہ مجموعہ رسائل ثلاثہ مہیا رہے گا۔ (۲) ان شاءاللہ تمام شرکاءِ مجلسِ مسلسلات کیلئے بعدِ نمازِ ظہر ظہرانہ کا نظم رہے گا۔

جامعہ نظامیہ میں 12 فروری کو جلسہ ختم بخاری شریف

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) جامعہ نظامیہ حیدرآباد میں بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس اتوار 12 فبروری کو ء دس بجے دن مقرر ہے ۔ مولانا مفتی خلیل احمد شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ صدارت کریں گے اور بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیں گے ۔ مولانا ڈاکٹر محمد سیف اللہ شیخ الادب و نائب شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ خیر مقدم کریں گے ۔ مولانا مفتی حافظ محمد صغیر احمد نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ تذکرہ امام بخاریؒ بیان کریں گے ۔ مولانا مفتی حافظ سید ضیا الدین نقشبندی شیخ الفقہ و مفتی جامعہ نظامیہ ختم بخاری کے موقع پر پڑھی جانے والی مستجاب ومقبول دعائے ختم بخاری پڑھیں گے ۔ طلبہ جماعت فاضل سوم قرات، نعت اور اناشید پڑھیں گے ۔ جلسہ میں حسب روایت جامعہ نظامیہ کے فارغین، علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت کریں گے ۔

تلنگانہ میں مچھلیوں کی افزائش کیلئے اقدامات: وزیر سرینواس یادو

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے وزیر افزائش مویشیاں سرینواس یادو نے کہا ہے کہ ریاست میں مچھلیوں کی افزائش کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں ۔ انہوں نے قانون ساز اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران ارکان کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ 2021-22 میں 4.4 ٹن مچھلی کی پیداوار کا ہدف رکھا گیا تاہم 3.89 لاکھ ٹن مچھلی کی پیداوار میں کامیابی حاصل کی گئی ۔ 2022-23 میں 4.67 لاکھ ٹن مچھلی کی پیداوار کا نشانہ رکھا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ 2021-22 میں 23263 آبی ذخائر میں مچھلیاں حکومت کی جانب سے چھوڑی گئی اور اس مالی سال 23748 آبی ذخائر میں مچھلیاں چھوڑی جارہی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ مچھلیوں کی مارکٹنگ کے لیے بہتر سہولیات فراہم کی جائیں گی ۔ اس خصوص میں پہلے 647 سوسائیٹز تھیں لیکن اب یہ بڑھ کر 5112 ہوگئی ہیں ۔ اس سال ایک لاکھ نئے افراد کو رکنیت دی گئی ہے ۔

دسویں کے اسپیشل کلاسس میں شرکت کرنے والے طلبہ کو اسناکس فراہم کرنے کی ہدایت

حیدرآباد: تلنگانہ حکومت نے اپنے اسکولس ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دی ہے کہ وہ سرکاری اسکولوں میں اسپیشل کلاسز میں شرکت کرنے والے 10 ویں جماعت کے طلباء کو صحت بخش اور گرم ناشتہ فراہم کریں ۔ دسویں جماعت کے تقریباً 1,89,791 طلباء، جو 4785 ضلع پریشد اور ماڈل اسکولوں میں 15 فروری سے شروع ہونے والے 34 دنوں تک شام کو اسپیشل کلاسز میں حصہ لیں گے اور نئے آرڈر کا فائدہ اٹھائیں گے ۔ یہ خصوصی کلاسیں دسویں جماعت کے طلباء کے لیے منعقد کی جارہی ہیں تاکہ وہ 3 اپریل سے شروع ہونے والے ایس ایس سی پبلک امتحانات کی تیاری کرسکیں ۔ محکمہ نے ڈسٹرکٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشنل آفیسرز کے لیے ضروری بجٹ بھی جاری کیا ہے، جس میں فی طالب علم یونٹ لاگت 15 روپے یومیہ مقرر کی گئی ہے اور حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مڈ ڈے میل ایجنسیوں کے ذریعے طلبا کو ناشتہ فراہم کریں ۔

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن

پی ایف آئی پر پابندی کے ذریعہ ہم نے دنیا کے سامنے کامیاب مثال پیش کی: امیت شاہ

مرکزی وزیر داخلہ کی سردار پٹیل پولیس اکیڈیمی حیدرآباد میں آئی پی ایس پروبیشنرس کے 74 ویں بیچ کی پاسنگ آوٹ پریڈ میں شرکت

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر نیوز) مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا ہے کہ ملک میں داخلی سلامتی مستحکم ہوگئی ہے۔ حیدرآباد کی سردار پٹیل پولیس اکیڈیمی میں آئی پی ایس پروبیشنرس کے 74 ویں بیچ کی پاسنگ آوٹ پریڈ سے ہفتہ کی صبح خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاپولر فرنٹ آف انڈیا (پی ایف آئی) پر حالیہ پابندی کے ذریعہ ہم نے دنیا کے سامنے ایک کامیاب مثال پیش کی ہے۔ ہندوستان کی سرکاری ایجنسیوں کی قیادت میں ملک کی پولیس فورسس نے ایک ہی دن میں پی ایف آئی جیسی تنظیم کے خلاف کامیاب آپریشن انجام دیا۔ این آئی اے و این سی بی کی توسیع سے نارکوٹکس اور دہشت گردی کی سرگرمیوں میں ملوث افراد کو قابو میں کرنے میں مدد ملی ہے۔ دہشت گردی سے متعلق جرائم، نارکوٹکس اور معاشی جرائم پر نیشنل ڈاٹابیس کے ذریعہ نظر رکھی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کو مستحکم اور ہیڈ کانسٹیبل سے لے کر ڈی جی پی کی سطح تک کے تمام پولیس عہدیداروں کو ٹکنالوجی سے لیس کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ اس مشن سے پولیس فورس مزید مستحکم ہوسکے گی اور آنے والے دنوں میں کسی بھی قسم کے چیلنج کا سامنا کرپائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے سرگرم اقدامات کے نتیجہ میں جموں وکشمیر میں دہشت گردی، شمال مشرق میں شورش پسندی اور ملک کے بعض حصوں میں بائیں بازو کی انتہائی پسندی پر قابو پایا گیا ہے۔ یہ کام ملک میں مضبوط سیاسی عزم اور سیکوریٹی ایجنسیوں کے استحکام کے نتیجہ میں ہوپایا ہے۔ انہوں نے آئی پی ایس پروبیشنرس سے خواہش کی کہ وہ قابل رسائی اور جوابدہ بنیں تاکہ مستحکم پالیسی تیار کی جاسکے۔

راجہ سنگھ موٹر سائیکل پر احتجاجاً اسمبلی پہنچا

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ بی جے پی کا رکن اسمبلی راجہ سنگھ موٹر سائیکل پر اسمبلی پہنچا۔ وہ حکومت کی طرف سے اسے الاٹ کی گئی بلٹ پروف کار کے خلاف احتجاج کے لیے بلٹ گاڑی پر اسمبلی پہنچا۔ اس کے پیچھے اس کا سیکوریٹی اہلکار تھا۔ راجہ سنگھ، حکام کی جانب سے اس کو الاٹ کردہ بلٹ پروف کار کے بار بار سڑک کے درمیان خراب ہونے پر حکومت کی جانب سے دوسری گاڑی فراہم کرنے کی اس کی درخواستوں کو نظر انداز کرنے پر برہم ہے۔ گذشتہ روز حکومت کے رویہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس نے حیدرآباد میں وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کے کیمپ آفس پرگتی بھون کی گیٹ کے قریب اس کار کو چھوڑ دیا تھا اور احتجاج کیا تھا جس پر اس کو پولیس نے حراست میں لے لیا تھا۔

ایم ایل سی انتخابات کا ضابطہ اخلاق، تلنگانہ سکریٹریٹ کا افتتاح ملتوی

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ سکریٹریٹ کا افتتاح ملتوی کردیا گیا ہے۔ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ایم ایل سی انتخابات کا ضابطہ اخلاق نافذ ہونے کی وجہ سے افتتاحی تقریب ملتوی کردی گئی ہے۔ جلد ہی ایک اور تاریخ کا اعلان کیا جائے گا۔ دستور ہند کے معمار ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے نام سے تعمیر کردہ اس نئے سکریٹریٹ کی افتتاحی تقریب قبل ازیں اس ماہ کی 17 تاریخ کو وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کی سالگرہ کے موقع پر ہونے والی تھی۔ چیف سکریٹری نے اس مسئلہ پر مرکزی الیکشن کمیشن سے مشورہ کیا لیکن مرکزی الیکشن کمیشن کی طرف سے کوئی امید افزا جواب نہیں ملا۔ مرکزی الیکشن کمیشن کی جانب سے تلگو ریاستوں تلنگانہ اور اے پی میں ایم ایل سی انتخابات کا اعلان کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے جلد خالی ہونے والی ان نشستوں پر انتخابات کا شیڈول جاری کردیا ہے۔ اے پی، تلنگانہ میں اساتذہ، گریجویٹ اور بلدیاتی اداروں سے خالی ہونے والی ایم ایل سی نشستوں کے لیے انتخابات کا اعلان کیا ہے۔

کے سی آر کے خلاف قانونی جدوجہد سے ہی نئے سکریٹریٹ کی افتتاحی تقریب ملتوی

پرجاشانتی پارٹی کے صدر کے اے پال کا بیان

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر نیوز) پرجاشانتی پارٹی کے صدر کے اے پال نے کہا کہ تلنگانہ کے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو کے خلاف قانونی جدوجہد کی وجہ سے نئے سکریٹریٹ کی افتتاحی تقریب ملتوی کردی گئی ہے۔ پال نے کہا کہ انہوں نے 14 اپریل کو امبیڈکر کے یوم پیدائش پر سکریٹریٹ کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے ہائی کورٹ میں قانونی جنگ لڑی ہے اور اس خصوص میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے شکایت بھی کی جس پر چندر شیکھر راو حکومت نے سکریٹریٹ کے افتتاحی پروگرام کو ملتوی کردیا۔ انہوں نے وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو پر اپنی غلطی تسلیم کیے بغیر انتخابی ضابطہ اخلاق کو بہانے بناتے ہوئے تقریب کو ملتوی کرنے پر تنقید کی۔ پال نے کہا کہ نئے سکریٹریٹ کا افتتاح چندر شیکھر راو کی سالگرہ کے موقع پر ہونے والا تھا۔ کے اے پال نے سکریٹریٹ میں آگ لگنے کے واقعہ کی سی بی آئی کے ذریعہ جانچ کرانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ میں وہ قانونی جنگ لڑیں گے۔ واضح رہے کہ ریاست میں ایم ایل سی انتخابات کے پیش نظر ضابطہ اخلاق کے سبب حکومت نے سکریٹریٹ کی افتتاحی تقریب ملتوی کردی ہے جو اس ماہ کی 17 تاریخ کو ہونے والی تھی۔

حیدرآباد میٹرو پروجیکٹ میں مرکز کا عدم تعاون: کے ٹی آر

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راما راو نے الزام لگایا ہے کہ مرکزی حکومت حیدرآباد میٹرو پروجیکٹ میں تعاون نہیں کررہی ہے۔ انہوں نے اس معاملہ پر اسمبلی میں تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کی تجاویز کا جواب نہیں دیا جارہا ہے۔ انہوں نے برہمی کا اظہار کیا کہ بی جے پی کی حکمرانی والی ریاستوں میں صرف میٹرو کو ہی فنڈ دیا جارہا ہے۔ انہوں نے ایوان میں سوال و جواب کے سیشن کے دوران ایس این ڈی پی، میٹرو ریل اور چارمینار فٹ پاتھ ترقیاتی کاموں سے متعلق ارکان کے پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے۔ انہوں نے کہا کہ حیدرآباد ملک میں سب سے تیزی سے ترقی کررہا ہے۔ یہ شہر ملک کا اقتصادی انجن بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شمس آباد ایرپورٹ تک میٹرو کو تین سال میں مکمل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میٹرو حکام کو پہلے ہی انتباہ دیا گیا ہے کہ وہ ٹکٹ کی قیمتیں اپنی مرضی کے مطابق نہ بڑھائیں۔ میٹرو حکام کو مشورہ دیا گیا ہے کہ قیمتیں آر ٹی سی کے برابر ہونی چاہئیں۔ کے ٹی آر نے کہا کہ سب جانتے ہیں کہ حیدرآباد کا مطلب چارمینار ہے۔ حکومت پرانے شہر کے لیے میٹرو کے کام کے لیے سنجیدہ ہے۔

دہلی شراب گھوٹالہ، ماگنٹی راگھوا ریڈی گرفتار

امراوتی: 11 فروری (عصر حاضر) دہلی شراب گھوٹالہ معاملہ میں آندھرا پردیش کی حکمران جماعت وائی ایس آر کانگریس کے ایم پی ماگنٹی سرینواس ریڈی کے بیٹے ماگنٹی راگھوا ریڈی کو ہفتہ کو ای ڈی نے گرفتار کرلیا۔ حال ہی میں، سی بی آئی نے شراب گھوٹالہ کے سلسلے میں بی آر ایس کی رکن کونسل کویتا کے سابق آڈیٹر کو گرفتار کیا تھا۔ ای ڈی نے انکشاف کیا کہ ماگنٹی راگھوا ریڈی کی گرفتاری دہلی میں ای ڈی ہیڈکوارٹر میں پوچھ گچھ کے بعد کی گئی۔ ای ڈی حکام نے ایک ہفتے کے اندر دو افراد کو گرفتار کیا ہے۔

امیت شاہ کا تلنگانہ بی جے پی لیڈروں کے ساتھ اجلاس

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے حیدرآباد جمعہ کی شب بی جے پی کے ریاستی لیڈروں کے ساتھ ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا۔ جاریہ سال کے اواخر میں ہونے والے تلنگانہ اسمبلی کے انتخابات کے پیش نظر اس اجلاس کو کافی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ انہوں نے بی جے پی کے ریاستی صدر بنڈی سنجے، ریاستی امور کے انچارج سنیل بنسل اور حضور آباد کے ایم ایل اے ای راجندر کے ساتھ منعقدہ اس اجلاس میں بی جے پی کے لیڈروں کو اہم مشورے اور ہدایات دیں۔ ذرائع کے مطابق انہوں نے انتخابی حکمت عملی کی تیاری پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دریں اثنا، بی جے پی، جو تلنگانہ میں اقتدار میں آنے کے لیے مختلف حکمت عملیوں پر عمل پیرا ہے، نے ریاست بھر میں 11000 اسٹریٹ کارنر میٹنگیں شروع کی ہیں۔ یہ پروگرام اس ماہ کی 25 تاریخ تک جاری رہے گا۔

حیدرآباد کی میزبانی میں سب سے مقبول فارمولا ون کی عالمی چمپئن شپ

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) حیدرآباد سب سے مقبول فارمولا ون کی عالمی

چمپئن شپ کی میزبانی کررہا ہے۔ حسین ساگر کے ساحل پر واقع این ٹی آر مارگ پر ای کاریں دوڑتی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ پریکٹس ریس مین ریس سے پہلے کرائی جاتی ہے۔ اسی کے تحت دوسری پری پریکٹس ریس شروع ہوگئی ہے۔ اس ریس کا ہندوستان میں ریسنگ کے تمام شائقین بے صبری سے انتظار کررہے تھے۔ تلنگانہ کا دارالحکومت ایک اور تاریخ رقم کررہا ہے۔ فارمولا-ای چمپئن شپ کے نویں سیزن کی چوتھی راونڈ ریس حسین ساگر کے قریب 2.83 کلومیٹر حیدرآباد اسٹریٹ سرکٹ پر ہوئی۔ تین تری الیکٹرک کاریں 200 سے 322 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ رہی ہیں۔ اس ریس میں 11 ٹیموں کے 22 ریسرس نے حصہ لیا گے۔ اس میں بھارت کی مہندرا ریسنگ ٹیم بھی شامل ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 2013 میں گریٹر نوئیڈا میں فارمولا-1 ریس روکنے کے بعد یہ ملک میں منعقد ہونے والا پہلا فارمولا ایونٹ ہے۔ تمام ریسرس نے جمعہ کی شام پریکٹس میں حصہ لیا۔

بنڈا پرکاش نے تلنگانہ کونسل کے ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کیلئے پرچہ نامزدگی داخل کیا

حیدرآباد 11 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کے رکن قانون ساز کونسل بنڈا پرکاش نے قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئرمین کے عہدے کے لیے پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ وزیر امور مقننہ ویمولا پرشانت ریڈی نے متعلقہ دستاویزات سکریٹری نرسمہا چاریو کے حوالے کئے۔ اس موقع پر وزراء تارک راما راو، ہریش راوٴ، ای دیاکر راوٴ، ستیہ وتی راٹھور بھی ان کے ساتھ تھے۔

بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ نے ضلع کمرم بھیم آصف آباد کلکٹر کی حیثیت سے اپنے عہدے کا جائزہ حاصل کرلیا

آصف آباد: 11 فروری (اسٹاف رپورٹر/عصر حاضر نیوز) تلنگانہ حکومت کے احکامات کے مطابق جی او نمبر 159 کے تحت آج بروز ہفتہ کو بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ 2018 آئی اے ایس بیاچ کے عہدیدار نے ضلع کمرم بھیم آصف آباد کلکٹر کی حیثیت سے دفتر کلکٹریٹ کمرم بھیم آصف آباد میں واقع اپنے چیمبر میں اپنے عہدے کا جائزہ حاصل کرلیا قبل ازیں ضلع جوائنٹ کلکٹر راجیشام نے انہیں پھولوں کا گلدستہ پیش کرکے استقبال کیا بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ کے ضلع کلکٹر کمرم بھیم آصف آباد کی حیثیت سے جائزہ حاصل کرنے کے بعد مختلف محکمہ جات عہدیداران وملازمین نے بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ سے ملاقات کرتے ہوئے مبارکبادی - اطلاعات کے مطابق 2018 بیاچ کے آئی اے ایس عہدیدار بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ جو کہ قبل ضلع نرمل ایڈیشنل کلکٹر (لوکل باڈیز) کی حیثیت سے ڈھائی سال خدمات انجام دی اور قابل ذکر ہیں کہ بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ اس سے پہلے تربیتی طور پر پہلی میعاد کے لیے کمرم بھیم آصف آباد ضلع میں اپنی شروعات کی جون 2019 سے 7 اگست 2020 تک ضلع میں فائز رہے ضلع کلکٹر بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ کا تعلق پڑوسی ریاست مہاراشٹرا امروتی سے ہے ابتدائی تعلیم اپنے شہر امروتی میں کی اس کے بعد ممبئی پونے شہر میں 2007 میں بی ٹیک اور 2010 میں ایم بی اے کیا۔ بورکاڈے ہیمنت سہدیو راوٴ نے 2014 سے 2018 تک CISF اسٹنٹ کمانڈنٹ کے طور پر خدمات انجام دی۔ تاہم 31 جنوری 2023 کو تلنگانہ میں کلکٹروں کے حالیہ تبادلوں میں ونپرتی ڈسٹرکٹ کلکٹر شیخ یاسمین باشاہ کو کمرم بھیم آصف آباد ضلع سے ترمیم شدہ جی او نمبر 160 جاری کرتے ہوئے انہیں ضلع کلکٹر جگتیال مقرر کیا گیا۔ تب سے کلکٹر کمرم بھیم آصف آباد ضلع کو منچریال ڈسٹرکٹ کلکٹر بداوت سنتوش کو اضافی انچارج کلکٹر کی ذمہ داری دی گئی تھی فی الحال کلکٹر منچریال بداوت سنتوش کو اضافی فرائض انچارج کلکٹر سے مستعفی کیا گیا۔ سابق کلکٹر ضلع کمرم بھیم آصف آباد راہول راج کا عادل آباد تبادلہ کردیا گیا۔

این ایس پی کنال میں ایک 12 سالہ لڑکی غرق

نلگنڈہ۔ 11 فروری (ذرائع) تلنگانہ کے ضلع نلگنڈہ کی این ایس پی کنال میں ایک 12 سالہ لڑکی غرق ہوگئی۔ یہ واقعہ ہفتہ کی صبح پیش آیا۔ اس لڑکی کی شناخت مقامی اسکول میں ساتویں جماعت میں زیر تعلیم کیرتنا کے طور پر کی گئی ہے۔ وہ اتفاقی طور پر کنال میں گر کر غرق ہوگئی۔ کسان جو اپنے کھیتوں میں کام کررہے تھے نے اس کو بچانے کی کوشش کی تاہم اس میں ان کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس لڑکی کی لاش کو کنال سے نکالا گیا۔

12 فروری 2023ء بروز اتوار

ادارتی صفحہ

ہندوستان میں ای کچرا تلف کرنے کا سسٹم نوجوانوں کی جان کا دشمن

قومی دارالحکومت نئی دہلی کا مشرقی علاقہ سیلم پور ملک کے سب سے بڑے الیکٹرانک ویسٹ یا تکنیکی فضلے کو تلف کرنے کی جگہ ہے اور تقریباً 50,000 لوگ اس فضلے سے قیمتی دھاتیں نکال کر اپنی روزی روٹی کماتے ہیں۔ یہ کام کرنے والے بچوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جو ای- کچرے کو تلف کر کے، اس سے قیمتی دھات نکال کر اور ری سائیکل کر کے روزی کماتے ہیں۔ تیرہ سالہ ارباز احمد اور اس کا دوست سلمان پلاسٹک کا ایک بڑا تھیلا لے کر الکٹرانک فضلے کے ڈھیر میں سے اپنے کام کی چیز تلاش کرنے میں مصروف ہیں اور اپنے ننگے ہاتھوں سے سرکٹ بورڈ اور آلات کے دیگر حصوں کو توڑ رہے ہیں۔ وہ بغیر کسی حفاظتی بندوبست کے دھات نکالنے کے لیے سڑک کے کنارے ایسے مواد کو جلاتے ہیں۔ یہ دونوں دوست آج اب تک چار سو روپے کے قیمتی دھات نکال چکے ہیں۔ احمد کا کہنا تھا ایسے بھی دن ہوتے ہیں جب ہم 10 گھنٹے سے زیادہ کام کرتے ہیں اور زیادہ پیسے کما لیتے ہیں۔ میری کمائی کا انحصار اس بات پر ہے کہ میں کتنی تیزی سے ڈمپنگ گراؤنڈ پہنچتا پاتا ہوں اور کیا حاصل کر پاتا ہوں۔ بعض دن ایسے بھی ہوتے ہیں، جب مجھے مفید دھاتیں بھی مل جاتی ہیں۔ پانچ برس قبل احمد اور ان کا خاندان روزی کی تلاش میں ریاست اتر پردیش سے دارالحکومت دہلی منتقل ہوا تھا۔ چھ ارکان پر مشتمل خاندان کی کفالت اور انہیں دو وقت کی روٹی فراہم کرنے کے لیے، احمد کے والد الیکٹرانک ویسٹ مارکیٹ میں مزدور کے طور پر کام کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے بیٹے کو بھی اس کام پر لگانے کا فیصلہ کیا۔ وہ ایسے ہزاروں بچوں میں شامل ہے، جو پارا، سیسہ اور آرسینک جیسی زہریلی دھاتیں گلی میں جلاتے رہتے ہیں، کیونکہ سیلم پور کی یہ صنعت غیر رسمی اور غیر منظم ہے۔ گلوبل ای ویسٹ مانیٹر 2020 نامی ادارے کے مطابق سن 2019 میں دنیا نے مجموعی طور پر 6.53 ملین میٹرک ٹن ای- کچرا پھینکا۔ اس میں بھارت نے 2.3 ملین میٹرک ٹن ای- کچرا پیدا کیا اور اسے ختم کرنے یا پھر ری سائیکلنگ کے لیے اس کا بیشتر حصہ سیلم پور میں بغیر کسی ضابطے کے پھینکا جاتا ہے۔ کمپیوٹرز، ڈیسک ٹاپس، اسکرینز، موبائل فونز اور ایئر کنڈیشنرز کے فضلے سے لدے ٹرک ہر صبح یہاں اپنا بوجھ اتارتے ہیں۔ انہیں چننے والے اسکریپ کو پہلے الگ الگ کر کے سرکٹ بورڈز، بیٹریوں اور کپیسیٹرز کو اس میں سے چھانٹتے ہیں۔ اس میں سے کچھ کو کیمیائی مواد میں ڈبو دیا جاتا ہے یا تھوڑا سونا، تانبا اور دیگر دھاتیں حاصل کرنے کے لیے اسے جلایا جاتا ہے۔ کچرا چننے والے افراد اس تیزابی عمل کے دوران زہریلے مادوں سے دو چار ہوتے ہیں۔ بھارت نے اس غیر منظم صنعت سے نمٹنے کی کوشش کی ہے اور سن 2011 اور 2016 میں قوانین کا ایک سلسلہ بھی متعارف ہوا، جس میں تمام ای ویسٹ ری سائیکلنگ سہولیات کی اجازت اور رجسٹریشن کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے تحت کچرے کو تلف کرتے وقت حفاظتی آلات استعمال کرنے کی ہدایت بھی دی گئی ہیں۔ تاہم کارکنوں کا کہنا ہے کہ ان قوانین پر سختی سے عمل درآمد نہیں کیا جاتا ہے اور بھارت میں ای ویسٹ مارکیٹ کی اکثریت غیر منظم ہے۔ ماحولیات سے متعلق ایک این جی او 'ٹوکسکس لنک نے حکومت پر مزید سخت قوانین متعارف کرانے اور زمین پر اسے کے موثر نفاذ کی نگرانی کے لیے دباؤ ڈالنے کی بھی کوشش کی ہے۔ ادارے کو ان مہلک حالات میں کام کرنے والے بچوں کی صورتحال پر بھی تشویش لاحق ہے۔ تنظیم کے ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر ستیش سنہا سیلم پور سائٹ کا باقاعدگی سے دورہ کرتے ہیں۔ ان کا مشاہدہ یہ ہے کہ غریب خاندان اپنے بچوں کو اضافی آمدن کے لیے ای ویسٹ نکالنے پر مجبور کرتے ہیں۔ انہوں نے ڈی ڈبلیو کو بتایا: 'بچہ مزدوری کو روکنے اور بچوں کو ای ویسٹ کیمیکلز کے خطرناک ایکسپوزر سے بچانے کے لیے، حکومت کو چاہیے کہ وہ بچوں کے تحفظ اور فضلہ کے انتظام سے متعلق موجودہ قوانین پر موثر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب مختلف ایجنسیاں، جیسے بچوں کے حقوق کے گروپ، دوسرے محکموں جیسے کہ ضلعی سطح کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر کام کریں۔ ڈاکٹر پرویز میاں سیلم پور کے علاقے کے مریضوں کا علاج کرتے ہیں اور وہ ای ویسٹ اٹھانے والے بچوں کی صحت کے خطرات کے بارے میں کافی فکر مند ہیں۔ ان کا کلینک سیلم پور کی گنجان گلیوں میں واقع ہے اور وہ روزانہ بہت سے ایسے بچوں کا علاج کرتے ہیں، جو دھاتوں میں پائے جانے والے کیمیکل کے زہریلے مادوں کے مسلسل ربط کی وجہ سے جلد کی سنگین بیماریوں اور پھیپھڑوں کے دائمی انفیکشن میں مبتلا ہیں۔ انہوں نے ڈی ڈبلیو کو بتایا! ہر سال مریضوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ہی صحت کی صورت حال مزید خراب ہوتی جا رہی ہے۔ خطرناک کیمیکلز کے ساتھ کام کرنے والے لوگوں میں آگاہی کا واضح فقدان ہے، جو بچوں کے دائمی طور پر بیمار ہونے کی بڑھتی ہوئی تعداد کی اہم وجہ ہے۔ ادھر سیلم پور کی تنگ گلیوں میں احمد اور اس کا دوست مارکیٹ میں آنے والے ای- کچرے کی نئی کھیپ کو تلف کرنے اور اس میں چھانٹنے کے تیاری کر رہے ہیں۔ ان کے لیے اس کا مطلب زیادہ آمدن ہے۔ تاہم اس آمدن کے لیے انہیں اپنی صحت کی بھاری قیمت چکانی پڑ رہی ہے۔

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

مخبری: ایک منافقانہ عمل

قوم وملت کی بقا انسان کے خود کی بقا تصور کی جاتی ہے۔ اگر کوئی قوم، سماج محفوظ ہے تو اس کا ہر ہر فرد محفوظ ہے اور اگر قوم محفوظ نہیں تو افرادِ قوم کا بھی ہلاکت خیز حالات سے سامنا ناگزیر ہے۔ مسلمانوں میں موجودہ وقت میں جہاں بے شمار برائیاں رونما ہو رہی ہیں، تو انہیں میں سے ایک بڑی اور قوم وملت کے لیے مہلک بیماری رو بہ ترقی ہے۔ اس خطرناک برائی اور اس مہلک مرض کے شکار روزانہ کثیر تعداد میں بڑھتے جا رہے ہیں، جس نے قوم وملت کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا ہے۔ یہ مرض کوئی ڈھکا چھپا مرض نہیں؛ بلکہ ایک عام سی وبا ہے جسے ”مخبری“ کہتے ہیں۔

مسلم نوجوان اور بالخصوص بے روزگاری کی شکار یہ نسل نو اس مخبری کو عظیم نعمت اور قوم وملت کی بڑی خیر خواہی شمار کرتی ہے؛ جب کہ معاملہ یہ ہے کہ وہ خود کے پیروں پر کلہاڑی مار رہے ہیں اور اپنی قوم کو ہلاکت کی کھائی میں ڈھکیل رہے ہیں۔

چند سکوں اور تسکین نفس کی خاطر قوم کے افراد کی معمولی سی بات کو ایک موذی مرض کی طرح پیش اور خود کو اعلی حکام کے سامنے خیر خواہ ثابت کر کے افرادِ قوم کے توسط سے قوم کو برباد کرنے کے درپے ہیں۔

ایک اعلیٰ افسر کے بقول: پولیس وحکومت کے 90 فیصد مخبر مسلم نوجوان ہیں۔ یہ مخبر ہر ایک مخبری کا معاوضہ وصول کرتے ہیں؛ حتیٰ کہ مساجد ومدارس کی مخبری پر گراں قدر انعام حاصل کرتے ہیں۔ لاک ڈاؤن کا وہ قہر زدہ ماحول بھلا کون بھول سکتا ہے، کہ جس وقت لوگ بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہونے کو ترس رہے تھے، اور مسجد میں جا کر اپنے اور اپنی قوم وملک کے لیے بارگاہِ خداوندی میں گڑگڑا کر خیر وعافیت اور امن وسلامتی کی دعائیں کرنا چاہتے تھے۔ اس پر آشوب دور میں یہ مخبرین مساجد ومدارس کی مخبری کر کے اپنا کمیشن اور ہر مخبری کے عوض فیصد وصول کر رہے تھے۔

قوم کے مفاد کے تئیں متفکر تنظیم وتحریک کو مخبری کر کے فنا کے گھاٹ اتارنے والے یہی غدار ہیں۔ وہ این آر سی کے خلاف احتجاج کا زمانہ ہو یا کوئی دوسرا موقع ہو، یہ میر جعفر ومیر صادق کی اولاد، اپنے ذاتی مفاد کو پیش نظر اور قوم وملت کے مفاد کو پسِ پشت ڈال کر مسرور ومگن پھرتے رہے۔ اسی مخبری نے نہ جانے کتنی تنظیموں کو ختم، کتنی تحریکوں کو برباد، کتنی مساجد کو سیل، کتنے مدارس کو زمیں دوز، کتنے نوجوانوں کو سلاخوں کے پیچھے ڈھکیل دیا ہے۔

نام نہاد سیاست دانوں اور یوا نیتاؤں نے حکام سے جان پہچان اور آمدنی کے ذرائع کے لیے اسی مخبری کو اپنا ذریعۂ معاش اور پیشہ بنا لیا۔ انہیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ قوم کا کیا حال کیا جا رہا ہے۔ انہیں تو شاید یہ بھی علم نہیں کہ قوم تو افراد کے مجموعے کا نام ہے، اگر افراد کا خاتمہ کر دیا جائے گا تو قوم کا وجود از خود اس روئے زمیں سے معدوم ہو جائے گا۔

تاج دارِ مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت، آپس میں رحم دلی اور ایک دوسرے کی طرف التفات وتعاون میں ایک جسم کی طرح ہے، کہ جب اس کے ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے، تو باقی سارا جسم بیداری اور بخار کے ذریعے سے (سب اعضا کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر) اس کا ساتھ دیتا ہے۔ (مسلم شریف: كتاب البر والصلہ والآداب)

حدیث شریف میں تو مومن کی شناخت یوں کرائی گئی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے تئیں اس قدر متفکر اور خیر خواہ ہوتے ہیں کہ کسی دوسرے کی تکلیف و مصائب کے وقت کی آنکھوں سے نیند کافور ہو جاتی ہے، تمام شب کروٹ بدلتے ہوئے گذرتی ہے؛ جب کہ منافق وہ ہے کہ جو بہ ظاہر مسلمانوں کہ صف میں نظر آئے؛ مگر پسِ پردہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور اسلام کو حدفِ ملامت بنانے والا ہر عمل کرتا نظر آئے؛ چونکہ مخبری ایسا عمل ہے کہ جس میں مخبر فقط اپنے ذاتی فوائد کو پیش نظر رکھ کے مصروفِ عمل نظر آتا ہے، سوائے دنیاوی اغراض و مقاصد کے حصول کے، اس کا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا۔

اعلی حکام سے روابط، ہر مخبری کے عوض انعام، ہمسایوں اور اہلِ محلہ کو اپنے تعلق و روابط سے خوف وہراس میں مبتلا کرنا، ذہنی مظالم کا پہاڑ توڑنا، یہ مخبری کے چند فوائد ہیں کہ جن کے عوض ایک مخبر دینی احکام، اسلامی شعائر، افرادِ قوم کو قربان کر دیتا ہے، اور چند ٹکے حاصل کرتا ہے۔

بعض لوگ بغیر کسی فوری فائدے کے، فقط تسکین نفس، تفریح طبع کے لیے مخبری کو جیسا قبیح عمل اپنا لیتے ہیں۔

اب مخبرین یہ فیصلہ کریں کہ ان کا عمل کس زمرے میں آتا ہے؟ کیا ان کا عمل مومنین والا ہے یا منافقین والا؟؟

فرحان بارہ بنکوی

دکھا کر مجھ کو چشم مست مستانہ بنا ڈالا

دکھا کر مجھ کو چشم مست مستانہ بنا ڈالا
پلا کر آج ساقی تو نے دیوانہ بنا ڈالا

قیام یاد خوباں کو ترقی دے خدا اس نے
مرے اجڑے ہوئے دل کو پری خانہ بنا ڈالا

دل صد چاک میرا تھا بھلا کس کام کے قابل
مگر اک شوخ نے لے کر اسے شانا بنا ڈالا

ضرر پہنچا نہ مے خانے کو کچھ سنگ حوادث سے
اگر ٹوٹی کوئی بوتل تو پیمانہ بنا ڈالا

غضب جادو بھری ہوتی ہیں آنکھیں حسن والوں کی
نظر جس سے ملائی اس کو دیوانہ بنا ڈالا

تمنا وصل کی دل سے جو نکلی یہ خیال آیا
کہ اک آباد گھر کو ہائے ویرانہ بنا ڈالا

وہ میکش ہوں کہ ہر دم شیشہ و ساغر ہے ساتھ اپنے
جہاں بیٹھا وہیں پر ایک مے خانہ بنا ڈالا

خیال بادہ نوشی فرقت ساقی میں جب آیا
بنایا دل کو خم آنکھوں کو پیمانہ بنا ڈالا

خدا کے فضل سے آفاق تھا فرزانہ و عاقل
نوازش کی بتوں نے اس کو دیوانہ بنا ڈالا

آفاق بنارسی

حکومت دہلی سے نہیں ناگپور سے چل رہی ہے: راکیش ٹکیت

مظفر نگر: ریاست اتر پردیش کے ضلع مظفر نگر میں بھارتیہ کسان یونین نے 28 جنوری کو گورنمنٹ انٹر کالج کے میدان میں کسانوں کے مختلف مطالبات کو لے کر احتجاجی مظاہرے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ تیرا روزہ مہاپنچایت آج کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔

ریاست کے مختلف حصوں سے تعلق رکھنے والے کسانوں نے تیرا روزہ مہاپنچایت میں شرکت کی۔ کسانوں کا کہنا ہے کہ مہاپنچایت کے ذریعہ ہم حکومت تک یہ پیغام پہنچانے کی کوشش کی کہ ہمارے جائز مطالبات تسلیم کرے نہیں تو تحریک کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہے۔ بھارتیہ کسان یونین کے ترجمان راکیش ٹکیت نے بھی مہاپنچایت کے آخری دن جلسے کو خطاب کرتے ہوئے حکومت کو سخت ہدف تنقید بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ناگپور کی جانب سے اعلان کردہ پالیسی چل رہی ہے۔ حکومت دہلی سے نہیں بلکہ ناگپور سے چل رہی ہے۔ ٹکیت نے کہا کہ پی اے سی کو نہیں، ملٹری کو بلاؤ، ہم سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن میٹر نہیں لگایا جائے گا۔ حکومت اپنے میٹروں کی حفاظت کرے، اس سے اسے اور اس کے ساتھ ساتھیوں کو ہی فائدہ ہوسکتا ہے۔ بجلی بڑی کمپنیوں کو فروخت کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں کا استحصال ہو رہا ہے۔ یہ کمپنیوں کی حکومت ہے۔ 26 جنوری 2024 کو ملک بھر میں ٹریکٹر پریڈ ہوئی۔ کسان تنظیم کسی ایک پارٹی کے خلاف نہیں ہے۔ جہاں حکومت کسان کے خلاف فیصلہ کرے گی ہم وہاں جائیں گے۔ کسان رہنما نے کسانوں کو خبردار کیا کہ زمین چھیننے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ 20 سال تک کی لڑائی کے لئے تیار رہیں۔ کسانوں کو جھوٹے مقدمات کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ٹریکٹر کسانوں کا لڑاکا طیارہ ہے۔

مرکزی حکومت نے 15 لاکھ کروڑ روپے ٹیکس وصول کیے

مرکزی حکومت لگاتار ٹیکس کلیکشن بڑھانے کے لیے کوششیں کر رہی ہے اور اس کا نتیجہ بھی سامنے آنے لگا ہے۔ رواں مالی سال یعنی 23-2022 میں 10 فروری 2023 تک ہوئے ٹیکس کلیکشن کو دیکھیں تو ملک کے ٹیکس دہندگان نے اب تک کا سب سے زیادہ ٹیکس بھرنے کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ انکم ٹیکس اور کارپوریٹ ٹیکس کو ملا کر مرکزی حکومت کے مجموعی بجٹ اندازہ کا 91.39 فیصد ڈائریکٹ ٹیکس کلیکٹ ہو چکا ہے۔ وزارت مالیات نے ہفتہ کے روز جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ رواں سال 10 فروری تک اس کا ڈائریکٹ ٹیکس کلیکشن گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 24.09 فیصد بڑھا ہے۔ اتنا ہی نہیں، ریفنڈ کو ہٹانے کے بعد حکومت کے ٹیکس کلیکشن میں 18.40 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 10 فروری 2023 تک حکومت کا گراس ڈائریکٹ ٹیکس 15.67 لاکھ کروڑ روپے رہا۔ اتنا ہی نہیں، یہ حکومت کے گزشتہ بجٹ کے ٹیکس اندازہ کا جہاں 91.39 فیصد ہے، وہیں ڈائریکٹ ٹیکس کے ترمیم شدہ اندازہ کا یہ 78.65 فیصد ہے۔

تریپورہ انتخابات میں آسام، گجرات پولیس کی تعیناتی کے خلاف سی پی آئی (ایم) الیکشن کمیشن پہنچی

اگرتلہ، 11 فروری (یو این آئی) تریپورہ اسمبلی انتخابات کے لئے وزیر اعظم نریندر مودی کی مہم سے چند گھنٹے قبل، حزب اختلاف کی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا- مارکسسٹ (سی پی آئی ایم) نے بی جے پی کے خلاف خفیہ مقصد کے ساتھ ریاست میں گجرات اور آسام پولیس کو مرکزی نیم فوجی دستہ بتا کر تعینات کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہ انہوں نے چیف الیکشن کمشنر سے رابطہ کیا ہے۔ سی پی آئی ایم نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) زیر اقتدار ریاستوں کی پولیس کو تریپورہ میں انتخابی ڈیوٹی پر تعینات کیا گیا ہے، جن کا استعمال انتخابات کے دن حکمراں جماعت کی ہدایت پر پولنگ اسٹیشنوں کی نگرانی کے لئے تعینات کیا جائے گا۔ سی پی آئی ایم پولٹ بیورو کے رکن نیلوتپل باسو نے تریپورہ میں بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کی جگہ گجرات اور آسام سے پولیس فورس کی تعیناتی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ریاست میں 16 فروری کو اسمبلی انتخابات ہونے جا رہے ہیں۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست میں انتخابات میں صرف مرکزی نیم فوجی دستوں کو ہی تعینات کیا جانا چاہیے۔ خط میں وشال گڑھ کے ڈی ایس پی اور راہل داس کو ہٹانے کے سلسلے میں الیکشن کمیشن کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے، جو سنگین الزامات کا سامنا کر رہے ہیں اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہے۔ خط میں کہا گیا ہے کہ آسام کے وزیر اعلی تریپورہ میں انتخابی مہم چلا رہے ہیں اس لیے ریاست میں آسام پولیس کی موجودگی تشویش کا موضوع ہے۔ اسی طرح ملک کے دوسرے کونے گجرات سے پولیس کی تعیناتی کو انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونے والے بیرونی عنصر کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے ریاست میں صرف مرکزی فورسز کی تعیناتی کو یقینی بنایا جائے۔

ای ویسٹ سے بھرا ٹرک ممبئی کے لیے روانہ کیا گیا

ادے پور، 11 فروری (ایجنسیز) لائنس کلب انٹرنیشنل نے گزشتہ 13 جنوری سے ایک ماہ کے لئے ملک کے تقریباً تمام لائنز ضلع سے چلائی جا رہی ای- کچرہ بیداری اور جمع کرنے کی مہم کے تحت ادے پور سے پہلے ٹرک کو ممبئی روانہ کیا ہے۔ لائن انیل ناہر نے بتایا لائنز کلب کے انٹرنیشنل ڈائرکٹر لائن ڈاکٹر وی کے لاڈیا، پروگرام کوآرڈینیٹر سابق پرانت پال انل نہار، راجیش شرما، راجیندر سنادھیا، نتن شکلا، شنکر کابرا، اویناش، سابق ملٹیپل لائنز چیئرمین اروند شرما، کے وی رمیش نے جمعہ کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس ای ویسٹ میں موبائل فون، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، واشنگ مشین، کیمرے، کولر، ایئر کنڈیشنر یا ہیٹر سمیت کئی قسم کے الیکٹرانک آلات شامل ہیں۔ اس موقع پر وی کے لاڈیا نے کہا کہ ہمیں کم از کم ای ویسٹ کرنا ہے اور اگر ایسا ہوتا ہے تو ہم اسے ڈمپ کرنے کے لیے متعلقہ ایجنسی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں معاشرے کو ای ویسٹ کے بارے میں آگاہ کرنا ہوگا، اس لیے ہمیں آج سے ہی ای ویسٹ کا انتظام شروع کر دینا چاہیے تاکہ ہم ماحول کو آلودہ ہونے سے بچا سکیں۔

حکومت کی ہدایت پر کاؤ ہگ ڈے منانے کی اپیل واپس

نئی دہلی، 11 فروری (ذرائع) اینیمل ویلفیئر بورڈ آف

انڈیا (اے ڈبلیو بی آئی) نے حکومت کی ہدایات پر 14 فروری کو کاؤ ہگ ڈے منانے کی اپنی اپیل واپس لے لی ہے۔ چودہ فروری پوری دنیا میں 'ویلنٹائن ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔ گائے سے محبت کرنے والوں سے اس دن کو کاؤ ہگ ڈے کے طور پر منانے کی اپیل کرتے ہوئے اے ڈبلیو بی آئی نے 6 فروری کو کہا تھا کہ ہندوستان کی ویدک روایات مغربی ثقافت کے اثر کی وجہ سے معدوم ہونے کے دہانے پر پہنچ گئی ہیں۔ یہ پہلا موقع تھا جب اس ادارے نے ایسی اپیل کی تھی۔ ایک بیان میں، اے ڈبلیو بی آئی نے جمعہ کو کہا کہ اس نے حکومت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے 14 فروری 2023 کو 'کاؤ ہگ ڈے منانے کی اپنی اپیل واپس لے لی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس پر بڑے پیمانے پر تنقید کی گئی تھی اور انٹرنیٹ پر اس بارے میں میمز کی بھرمار ہو گئی تھی۔ بیان کے مطابق، ”مجاز اتھارٹی اور ماہی پروری، حیوانات اور ڈیری کی وزارت کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اینیمل ویلفیئر بورڈ آف انڈیا نے 14 فروری 2023 کو 'کاؤ ہگ ڈے منانے کی اپیل واپس لے لی ہے۔“ حکومت کے مشاورتی ادارے نے پہلے کہا تھا کہ گائے کو گلے لگانے سے جذباتی خوشحالی آئے گی اور انفرادی اور اجتماعی خوشی میں اضافہ ہوگا۔

کھیل کی خبریں

آسٹریلیا کو پہلے ٹیسٹ میاچ میں بدترین شکست، ایک اننگز اور 132 رنوں سے ہندوستان کی جیت

ناگپور، 11 فروری (عصر حاضر) بارڈر-گواسکر ٹرافی کی شروعات ہندوستان نے آسٹریلیا پر دھماکہ خیز جیت کے ساتھ کی ہے۔ ہندوستان نے آسٹریلیا کو پہلے ٹیسٹ میچ میں ہر شعبہ میں پٹخنی دیتے ہوئے ایک اننگ اور 132 رنوں سے شکست دی۔ ناگپور میں کھیلے جا رہے پہلے ٹیسٹ کا دوسرا دن جب ختم ہوا تھا تو ہندوستانی ٹیم 7 وکٹ کے نقصان پر 321 رن بنا چکی تھی، یعنی آسٹریلیا کی پہلی اننگ میں بنائے گئے 177 رنوں پر 144 رنوں کی سبقت حاصل کر چکی تھی۔ آج جب تیسرے دن کا کھیل شروع ہوا تو رویندر جڈیجہ (70 رن) جلدی آؤٹ ہو گئے، لیکن اکشر پٹیل اور محمد شامی نے اچھی بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہندوستان کا اسکور 380 رن تک پہنچا دیا۔ اس اسکور پر شامی آسٹریلیائی آف اسپنر مرفی کے شکار بنے، لیکن اس سے پہلے وہ 47 گیندوں پر 37 رنوں کی اہم اننگ کھیل چکے تھے۔ اس کے بعد اکشر پٹیل اور محمد سراج نے ٹیم کا اسکور 400 تک پہنچا دیا، پھر اکشر پٹیل کمنس کی گیند پر بولڈ ہو گئے۔ آؤٹ ہونے سے پہلے انھوں نے بہترین 84 رنوں کا تعاون پیش کیا۔ اسپن گیند باز کی مددگار وی سی اے اسٹیڈیم کی پچ پر روندر اشون کی قیادت والی جارحانہ گیند بازی کی بدولت ہندوستان نے دنیا کی نمبر ایک ٹیسٹ ٹیم آسٹریلیا کو پہلے ٹیسٹ میچ کے تیسرے دن ہفتہ کو اننگ اور 132 رنوں سے ہرا کر تاریخی جیت حاصل کی۔ ودربھ کرکٹ اسٹیڈیم کی پچ پر ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے آسٹریلیا نے پہلی اننگ میں 177 رن بنائے تھے جس کے جواب میں ہندوستان نے ٹھوس بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 400 رنوں کا اسکور بنایا تھا۔ پہلی اننگ میں 223 رن سے پیچھے رہنے والے آسٹریلیا پر دبدبہ برقرار رکھتے ہوئے اشون (37 رن پانچ وکٹ) اور رویندر جڈیجہ (34 رن پر دو وکٹ) نے مہمان بلے بازی کی بخیہ ادھیڑ دی جب کہ محمد شمی (13 رن دو وکٹ) اور اکشر پٹیل (چھ رن ایک وکٹ) نے رہی سہی کسر پوری کرتے ہوئے کنگاروؤں کے خلاف ہندوستان کو سب سے بڑی جیت حاصل کی۔ ہندوستان کے خلاف آسٹریلیا کا دوسری اننگ میں یہ دوسرا سب سے کم اسکور ہے۔ اس سے پہلے سات فروری 1981 کو آسٹریلیا نے میلبورن کی پچ پر اپنی دوسری پاری میں صرف 83 رن بنائے تھے۔ گندپا وشوناتھ کے شاندار سنچری کی بدولت ہندوستان کا یہ میچ 59 سے جیت حاصل کی تھی جب کہ تین نومبر 2004 کو ممبئی میں وانکھیڈے اسٹیڈیم پر کنگارو ٹیم ہندوستان کے خلاف 93 رن پر ہار گئی تھی اور رنز دیکی مقابلے میں ہندوستان کو 13 رن سے جیت حاصل کی تھی۔

سڑک حادثے کے بعد رشبھ پنت کو پہلی بار چہل قدمی کرتے دیکھا گیا

نئی دہلی، 10 فروری (ذرائع) ہندوستان کے باصلاحیت وکٹ کیپر بلے باز رشبھ پنت کو جمعہ کے روز دسمبر میں سڑک حادثے کے بعد پہلی بار پیدل چلتے ہوئے دیکھا گیا۔ پنت نے سوشل میڈیا پر اپنی دو تصاویر شیئر کی ہیں جس میں وہ بیساکھیوں کی مدد سے چلتے ہوئے نظر آرہے ہیں اور ان کی ٹانگ میں پلاسٹر لگا ہوا ہے۔ پنت نے اس پوسٹ پر کیپشن لکھا ”ایک قدم آگے، ایک قدم مضبوط، ایک قدم بہتر“۔ قابل ذکر ہے کہ پنت دسمبر 2022 میں روڑکی میں اپنے گھر جاتے ہوئے ایک سڑک حادثے میں بال بال بچ گئے تھے۔ تب سے، پنت کی متعدد سرجری ہوئی ہیں اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہونے تک بی سی سی آئی کی نگرانی میں رہیں گے۔ اس سے قبل پنت نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں اپنی سرجری کی کامیابی کی تصدیق کی تھی۔ پنت نے ٹویٹ کیا،” میں تمام تعاون اور نیک خواہشات کے لیے شکر گزار ہوں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ میری سرجری کامیاب رہی۔ صحت یابی کا سفر شروع ہو گیا ہے اور میں آنے والے چیلنجوں کے لیے تیار ہوں۔” میں بی سی سی آئی، جے شاہ اور سرکاری افسران کا شکر گزار ہوں۔“

ممبئی میٹیرس نے چنئی بلٹز کو کلین سویپ کیا

بنگلورو۔ ممبئی میٹیرس نے جمعہ کو کرناٹک کے بنگلورو کے کورمنگلا انڈور اسٹیڈیم میں اے 23 کے زیر اہتمام روپے پرائم والی بال لیگ (پی وی ایل) کے سیزن 2 میں چنئی بلٹز کو 0-5 سے شکست دے کر آسانی سے پہلی جیت حاصل کی۔ ممبئی میٹیرز کے کھلاڑی انو جیمز اور برینڈن گرین وے نے میچ میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ان دو ٹاپ کھلاڑیوں کی بدولت ممبئی نے پانچ سیٹوں میں 15-14، 15-6، 15-11، 15-12، 15-9 سے جیت کر میچ اپنے حق میں کرلیا۔ انو کو پلیئر آف دی میچ قرار دیا گیا۔ کھیل کے دوران، انو اور برینڈن نے حریف ٹیم کے کھلاڑی مویو اور سیتارام کے روکنے کے باوجود جم کر مقابلہ کیا۔ جب انو نے خراب سروس دی تو ممبئی کے کپتان کارتک نے بیچ میں سروس کی کمان سنبھالی اور میچ کا رخ بدل دیا۔ جیسے جیسے کھیل آگے بڑھتا گیا انو کے اعتماد میں اضافہ ہوا اور ہٹر ریناٹو اور مویو سے گیند کو دور رکھتے ہوئے اس کے لئے اپنی سروس سے چنئی کے لبرل رامناتھن کو نشانہ بنانے کا کام کیا۔ ممبئی کو ہرانے کے لیے چنئی نے کھیل میں کچھ تبدیلیاں کیں اور دائیں جانب سے ممبئی پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی، لیکن ممبئی میٹیرس پر چنئی بلٹز کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اروندن نے برینڈن اور انو کو اسپائکس کے لیے سیٹ کرنا جاری رکھا جب کہ ہمیشہ موجود رہنے والے رتیش سندر اس کے لیے پاس بناتے رہے۔ اس کی وجہ سے ممبئی نے آسانی سے کھیل میں اپنی گرفت مضبوط رکھی اور حریف ٹیم کو 0-5 سے شکست دے کر تین پوائنٹس حاصل کر لیے۔ اس لیگ کے آٹھویں میچ میں آج کالی کٹ ہیروز کا مقابلہ حیدرآباد بلیک ہاکس سے ہوگا۔

شام میں زلزلہ کی تباہ کاریوں سے نمٹنے سردست 80 ملین ڈالر کی ضرورت: ریڈ کراس

ریڈ کراس نے العربیہ کو دیے گئے خصوصی بیانات میں انکشاف کیا کہ اسے زلزلے سے متاثرہ افراد کی مدد اور شام میں تباہ کن صورتحال سے نمٹنے کے لیے پہلے مرحلے کے طور پر تقریباً 80 ملین ڈالر کی ضرورت ہے۔ ریڈ کراس نے مطالبہ کیا کہ سیاست کو ایک طرف رکھا جائے اور تمام شام تک امداد پہنچانے پر توجہ دی جائے۔ جمعہ کے روز شامی حکومت نے اعلان کیا کہ ریڈ کراس اور اقوام متحدہ کے ساتھ مل کر امداد کو حزب اختلاف کے علاقوں میں جانے کی اجازت دی جائے گی۔ ریڈ کراس نے بتایا کہ ہم شامی حکومت کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں تاکہ اپوزیشن کے علاقوں میں امداد تقسیم کی جاسکے۔ اس سے قبل ورلڈ فوڈ پروگرام نے کہا تھا کہ شمال مغربی شام میں اس کا اسٹاک ختم ہو رہا ہے۔ ورلڈ فوڈ پروگرام نے دونوں ملکوں میں آنے والے زلزلوں کے بعد ترکی سے مزید سرحدی گزرگاہیں کھولنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں پروگرام کی علاقائی ڈائریکٹر کورین فلیشر نے کہا کہ شمال مغربی شام میں 90 فیصد آبادی کا انحصار انسانی امداد پر ہے۔ اس ضرورت کو دیکھتے ہوئے شام میں خوراک کے نئے ذخائر بھیجے جائیں۔ شام کے لیے اقوام متحدہ کے نائب خصوصی ایلچی نجاۃ رشدی نے زلزلے کے بعد بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ملک کے شمال مغربی علاقوں کو مزید فوری امداد کی ضرورت کا اعلان کیا ہے۔ رشدی نے شمال مغربی شام میں اقوام متحدہ کے امدادی قافلے کی آمد کا بھی انکشاف کیا۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن نے کہا ہے کہ انسانی امداد لے جانے والے 14 ٹرک جمعہ کو ترکیہ سے سرحد عبور کر کے شمالی شام میں داخل ہوئے ہیں۔ آرگنائزیشن کے ترجمان پال ڈلن نے کہا کہ ٹرکوں میں تباہ کن زلزلے سے بے گھر ہونے والوں کی مدد کے لیے الیکٹرک ہیٹر، خیمے، کمبل اور دیگر اشیا ادلب لے جائی گئی ہیں۔ جمعہ کو شام کے "الاخباریہ" ٹی وی نے بتایا کہ وزیر اعظم نے حلب، لاذقیہ، حماۃ اور ادلب کے گورنریٹس میں زلزلے سے متاثرہ علاقوں کو "آفت زدہ علاقے" قرار دیا ہے۔ شامی ایوان صدر نے جمعہ کو اعلان کیا کہ صدر بشار الاسد نے حلب یونیورسٹی ہسپتال کا دورہ کیا اور زلزلے سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا ہے۔ ایوان صدر نے زخمیوں کی عیادت کے دوران اسد اور ان کی اہلیہ کی تصاویر شائع کیں۔

یو اے ای ریسکیو ٹیم کو 120 گھنٹے بعد دو افراد کو ملبے سے نکالنے میں ملی کامیابی

متحدہ عرب امارات کی امدادی ٹیم نے ترکی میں تباہ کن زلزلے کے 120 گھنٹے بعد ملبے تلے دبے ایک بچے سمیت دو افراد کو بچا لیا۔ صوبہ قہرمان مرعش میں متحدہ عرب امارات کے 'گیلنٹ نائٹ/ 2' آپریشن کے تحت، ایک طویل اور دشوار ریسکیو آپریشن کے بعد 11 سالہ بچہ اور ایک شخص (50 سے 60 سال) کو نکال لیا گیا۔ اس سے قبل ہفتے کے شروع میں، اماراتی امدادی ٹیموں نے پانچ گھنٹے کی تلاش کے بعد ترکی میں ملبے تلے دبے چار افراد پر مشتمل شامی خاندان کو بھی کامیابی سے نکال لیا تھا۔ متحدہ عرب امارات کا 'گیلنٹ نائٹ/ 2' آپریشن پیر کی صبح ترکی اور شام کے درمیانی سرحدی علاقے میں آنے والے 7.8 شدت کے زلزلے کے بعد بین الاقوامی امدادی کوششوں کیا حصہ ہے، یہ علاقہ 13.5 ملین سے زیادہ آبادی پر مشتمل ہے۔

ایران کی اعلیٰ سنی قیادت کا سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ، پاسداران انقلاب پر تنقید

تہران: 11 ؍فروری (ذرائع) ایران کے ممتاز سنی عالم مولوی عبد الحمید نے جمعے کے روز ایرانی حکام سے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا اور ملک میں پاسداران انقلاب کے کردار پر تنقید کی۔ صوبہ سیستان بلوچستان کے دار الحکومت زاہدان میں نماز جمعہ کے خطبہ میں انہوں نے کہا "یہ اچھی بات ہے کہ کچھ قیدیوں کو رہا کیا گیا لیکن ہم امید کرتے ہیں کہ دیگر سیاسی قیدیوں کو بھی رہا کیا جائے گا۔ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ ایران کے سرکاری میڈیا نے گذشتہ ہفتے خبر دی تھی کہ سپریم لیڈر علی خامنہ ای نے ہزاروں قیدیوں کو معاف کر دیا ہے جن میں سے متعدد حالیہ حکومت مخالف مظاہروں کے دوران گرفتار کیے گئے تھے۔ تاہم

انسانی حقوق کے کارکنوں نے تحفظات کا اظہار کیا ہے کیونکہ بہت سی اہم شخصیات جیلوں میں ہیں اور مزید کارکنوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ عبد الحمید نے ایران میں پاسداران انقلاب کے کردار پر تنقید کی اور اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ ملک کی باگ ڈور فوج کے ہاتھ میں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ××× بہت سے جنرل ایسے ہیں جو سیاسی عہدوں پر ہیں۔ ماہرین اور اہل سیاست دانوں کو ملک چلانا چاہیے۔ "16 ستمبر کو پولیس کی حراست میں 22 سالہ ایرانی کرد خاتون مہسا امینی کی ہلاکت سے ایران میں ملک گیر مظاہرے شروع ہونے کے بعد سے عبد الحمید حکومت پر کھل کر تنقید کرتے رہے ہیں۔ نماز جمعہ کے بعد، زاہدان میں مظاہرین ایک بار پھر سڑکوں پر نکل آئے، اور خامنہ ای اور پاسداران انقلاب کے خلاف نعرے لگاتے رہے۔ سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی متعدد ویڈیوز میں مظاہرین کو "سیاسی قیدیوں کو رہا کرو" اور "خمینی کو موت" کے نعرے لگاتے دیکھا جا سکتا ہے۔ ملک میں ان دنوں مظاہروں میں شدت آئی ہے کیونکہ ایران ہفتے کے روز 1979 کے اسلامی انقلاب کی 44 ویں سالگرہ کے موقع پر تیاری کر رہا ہے۔ سکیورٹی فورسز کے کریک ڈاؤن کے باوجود سیستان بلوچستان میں ستمبر کے آخر سے نماز جمعہ کے بعد ہفتہ وار احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ اوسلو میں قائم گروپ ایران ہیومن رائٹس کے مطابق ایران بھر میں ہونے والے مظاہروں کے دوران سکیورٹی فورسز کے ہاتھوں 400 سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں سب سے زیادہ ہلاکتیں سیستان بلوچستان میں ہوئی ہیں۔ یہ صوبہ ایران کے غریب ترین علاقوں میں سے ہے اور زیادہ تر آبادی بلوچ سنی ہے، جو کہ شیعہ اکثریتی ایران میں ایک اقلیت ہے۔ انسانی حقوق کے گروپوں کا کہنا ہے کہ انہیں کئی دہائیوں سے امتیازی سلوک اور جبر کا سامنا ہے۔

اصفہان حملے کے مجرموں کو گرفتار کر لیا گیا، اسرائیلی کرائے کے فوجی ملوث: ایران

تہران: 11 ؍فروری (ذرائع) سرکاری ایرانی میڈیا نے کہا ہے کہ ایران کی سیکورٹی فورسز نے ملک کے وسط میں اصفہان شہر میں ایک فوجی مقام پر رواں ماہ ڈرون حملے کے اہم مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ اس کارروائی میں اسرائیلی" کرائے کے فوجیوں" نے حصہ لیا تھا۔ نیوز ایجنسی "ارنا" نے بتایا کہ یکم فروری کو اصفہان میں وزارت دفاع سے تعلق رکھنے والے ایک صنعتی مرکز کو سبوتاژ کرنے کی ناکام کوشش کے مرکزی مجرموں کی شناخت کر لی گئی اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اب تک اس فعل میں اسرائیلی کرائے کے فوجیوں کا ملوث ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ دوسری جانب ایران نے جمعہ کو ایک صحافی کو رہا کر دیا جسے پولیس حراست میں نوجوان خاتون مہسا امینی کی موت کے بعد مہینوں پہلے شروع ہونے والے مظاہروں کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ ایرانی حکام نے 16 ستمبر سے شروع اور اب تک جاری رہنے والے مظاہروں میں شرکت کرنے کی پاداش میں ہزاروں افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ اخبار" شرق الاصلاحیہ" نے بتایا کہ" سیاسی کارکن اور صحافی حسین یزدی کو اصفہان شہر کی دستگرد جیل سے رہا کر دیا گیا ہے۔ اخبار کی ایک سابق رپورٹ کے مطابق یزدی کو 5 دسمبر کو گرفتار کیا گیا تھا اور اسے ایک سال قید اور دو سال کی سفری پابندی کی سزا سنائی گئی تھی۔ یزدی "موبین 25" ویب سائٹ اور "ایران ٹائمز" نیوز چینل کے ڈائریکٹر تھے۔ جمعرات کو تہران کی ایون جیل سے 7 خواتین کارکنوں اور صحافیوں کو رہا کر دیا گیا تھا۔ رہا ہونے والوں میں سرگرم کارکن صبا کردافشاری بھی شامل ہیں جو 2019 سے اس وقت حراست میں ہیں جب اس نے نقاب پہننے کی پابندی کے خلاف مہم چلائی تھی۔ ان رہا ہونے والوں میں معروف فوٹوگرافر عالیہ متلب زادہ بھی ہیں جنہوں نے گزشتہ اپریل میں جیل میں اپنی آخری مدت شروع کی تھی۔ حکام کا کہنا ہے کہ مظاہروں میں درجنوں سکیورٹی اہلکاروں سمیت سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ دریں اثنا فرانسیسی وزارت خارجہ نے جمعہ کو بتایا کہ وزیر خارجہ کیتھرین کولونا نے اپنے امریکی ہم منصب انتھونی بلنکن کو ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام سے لاحق خطرے کے بارے میں ایک ٹھوس عالمی ردعمل کی ضرورت سے آگاہ کیا ہے۔ وزارت نے کہا کہ کولونا اور بلنکن نے جمعرات کو ٹیلی فون پر بات چیت کے دوران یوکرین اور ایران سمیت متعدد مسائل پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ وزیر خارجہ کیتھرین کولونا نے ایران کی عدم استحکام کی سرگرمیوں اور اس کے بڑھتے ہوئے بیلسٹک میزائل ہتھیاروں سے پیدا ہونے والے بڑھتے ہوئے خطرے پر اظہار خیال کیا اور کہا کہ اس خطرے کے خلاف بین الاقوامی ردعمل کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ دونوں وزراء نے ایران کو بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کی ضرورت پر بھی تبادلہ خیال کیا جس نے گزشتہ ہفتے کہا تھا کہ تہران اپنی جوہری ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں متضاد رویہ اپنائے ہوئے ہے۔

ڈرون بنانے والی دنیا کی سب سے بڑی چینی کمپنی کو امریکی پابندیوں کا سامنا

بیجنگ: 11 ؍فروری (ایجنسیز) ڈرون بنانے والی دنیا کی سب سے بڑی چینی کمپنی کو امریکی پابندیوں کا سامنا ہے۔ امریکہ نے پہلے ہی اس کمپنی کو امریکی پابندیوں کی لسٹ میں شامل کر رکھا تھا تاہم اب یوکرین کے خلاف جنگ میں روس کی جانب سے اس کے ڈرون استعمال کرنے کا علم ہونے پر اس کمپنی کے خلاف مزید پابندیاں عائد کیے جانے کے امکانات واضح ہو گئے ہیں۔ امریکی نیٹ ورک "سی این بی سی" نے" العربیہ ڈاٹ نیٹ" کی طرف سے دیکھی گئی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ چینی" ڈی جے آئی" کمپنی جو دنیا میں" ڈرونز" بنانے والی سب سے بڑی کمپنی ہے کے ڈرونز کے یوکرینی جنگ میں استعمال کے بعد اب اس کمپنی کو مزید پابندیوں کا سامنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈی جے آئی ان بہت سی ٹیکنالوجی کمپنیوں میں سے ایک ہے جن کی مصنوعات یوکرین کے جنگی میدان میں استعمال میں پائی گئی ہیں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ روسی فوج نے جنگ میں اس چینی کمپنی کے تیار کردہ بغیر پائلٹ کے طیاروں کا استعمال کیا، جس میں "میوک تھری" ڈرون بھی شامل ہے۔ چینی کمپنی "ڈی جے آئی" نے الزامات کی تردید کر دی ہے اور کہا ہے کہ اس کی مصنوعات صرف شہری استعمال کے لیے بنائی گئی ہیں اور یہ مصنوعات فوجی وضاحتوں پر پورا نہیں اترتی ہیں۔ کمپنی کے عالمی پالیسی کے سربراہ ایڈم ویلچ نے کہا کہ ہم یقینی طور پر اسے لڑائی کے لیے استعمال کرنے کی حمایت نہیں کرتے ہیں۔ ڈی جے آئی نے گزشتہ اپریل سے روس اور یوکرین کو اپنی مصنوعات کی فروخت معطل کر دی تھی اور یہ معطلی اب بھی نافذ العمل ہے۔ ڈی جے آئی اس وقت عالمی ڈرون مارکیٹ کے 70 فیصد سے زیادہ حصے کو کنٹرول کرتی ہے۔ ایک خصوصی رپورٹ کے مطابق ڈرونز کی مارکیٹ 2022 کے 6.30 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2030 میں 8.55 بلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ چینی کمپنی "ڈی جے آئی" اس وقت 14 ہزار افراد کو نوکری فراہم کر رہی ہے۔ ملازمین میں سے 25 فیصد سے زیادہ تحقیق اور ترقی کے شعبہ میں کام کرتے ہیں۔ دسمبر 2021 میں امریکی حکومت نے "ڈی جے آئی" کے ساتھ ساتھ کئی دیگر چینی کمپنیوں کو بھی اپنی اقتصادی بلیک لسٹ میں شامل کیا تھا۔ یہ وہ کمپنیاں تھیں جو امریکی سرمایہ کاروں کو کمپنی کے حصص خریدنے یا بیچنے سے روکتی تھیں۔

سعودی ہلال احمر کی جانب سے بروقت ابتدائی طبی امداد، مسجد الحرام میں ایشیائی زائر کی جان بچ گئی

مکہ مکرمہ: 11 ؍فروری (ذرائع) سعودی ہلال احمر کی طبی ٹیم جمعہ 10 فروری کو مسجد الحرام کے صحن میں ایک ایشیائی زائر کی دل کی حرکت بحال کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ سبق ویب سائٹ کے مطابق مکہ مکرمہ ریجن میں ہلال احمر کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر مصطفی بلجون نے بتایا کہ 'مسجد الحرام کے صحن میں ایک ایشیائی کے دل کی حرکت بند ہو گئی تھی۔ ہلال احمر کے ماتحت رضا کاروں نے فوری کارروائی کر کے عمرہ زائر کی دل کی حرکت بحال کر دی اور وہ سانس لینے لگا۔ انہوں نے کارڈیو پلمونری ریسیسٹیشن کی کارروائی کی تھی۔ مصطفی بلجون نے بتایا کہ 'ایشیا زائر باب الملک عبد العزیز کے سامنے مسجد الحرام کے بیرونی صحن میں موجود تھا۔ اسے علاج کے لیے اجیاد جنرل ہسپتال منتقل کیا گیا ہے۔

'مجھے وضو کے لیے پانی دو' شام میں ملبے تلے دبے بزرگ کی پکار

ترکیہ اور شام میں تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے تلے ہزاروں کہانیاں منظر عام پر آنے لگی ہیں۔ ان کہانیوں میں سے ایک کہانی اس بوڑھے شامی شخص کی بھی ہے ملبے تلے دبے ہیں مگر امدادی کارکنوں سے وضو کے لیے پانی مانگ رہے ہیں تاکہ ان کی نماز قضا نہ ہو جائے۔ العربیہ ویب سائٹ کے مطابق امدادی کارکنوں نے ایک ویڈیو شیئر کی ہے جس میں ملبے تلے پھنسے ایک بوڑھے شخص کو بچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امدادی کارکن انہیں شدید سردی سے بچنے کے لیے کمبل دے رہے ہیں مگر وہ ان سے پانی مانگ رہے ہیں۔ بزرگ کہتے ہیں 'مجھے پانی دو، میں وضو کروں، میری نماز قضا ہو رہی ہے۔' ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی ہے جسے لاکھوں مرتبہ دیکھا گیا ہے۔
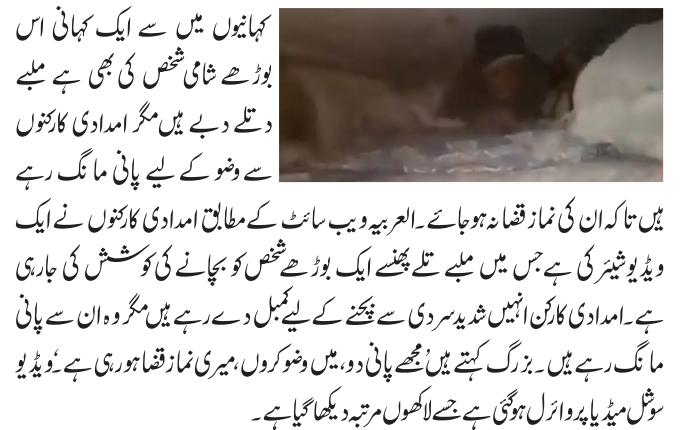
لاس اینجلس ایئرپورٹ پر طیارہ شٹل بس سے ٹکرا گیا، پانچ زخمی

لاس اینجلس، 11 فروری (ذرائع) امریکی ریاست کیلیفورنیا کے لاس اینجلس بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ایک ہوائی جہاز کے ایک شٹل بس سے ٹکرانے سے کم از کم پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ ہوائی اڈے نے ہفتہ کو یہ جانکاری دی۔ ہوائی اڈے کے حکام نے ٹویٹ کیا کہ" ایک جیٹ طیارہ جمعہ کی رات ایک شٹل بس سے ٹکرا گیا جب اسے گیٹ سے پارکنگ ایریا میں لے جایا جا رہا تھا۔ جس میں تقریباً پانچ افراد زخمی ہوئے۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

باخبر، پُراثر، نفیسِ فکر و نظر
عصرِ حاضر ای پیپر

ملبے تلے جنم لینے والی لڑکی کا نام نہاد ’مہذب دنیا‘ سے مکالمہ

ترک صدر رجب طیب اردوآن نے ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں دنیا کے سب سے مہلک ترین زلزلے کے رد عمل میں حکومتی ’’کوتاہیوں‘‘ کا اعتراف کیا کیونکہ یہ امید ختم ہوگئی ہے کہ منہدم ہونے والی ہزاروں عمارتوں کے ملبے سے مزید بچ جانے والے افراد کو نکالا جاسکے گا۔

صدر اردوآن کو اس وقت کڑے امتحان کا سامنا ہے کیونکہ ایک طرف ترکی کے مجوزہ انتخابات ہیں تو دوسری جانب 8.7 شدت کے زلزلے کے ہنگامی رد عمل سے متعلق مسائل کو تسلیم کرتے ہوئے بڑھتی ہوئی مایوسی جبکہ سردیوں کا موسم ایک اضافی عنصر ہے پریشانیوں کو بڑھانے کا۔ زلزلے نے صوبہ حطائے کے ہوائی اڈے کا رن وے بھی تباہ کردیا ہے، جس سے امدادی کارروائیوں اور ریسکیو سرگرمیوں میں مزید خلل پڑا ہے۔

اردوان کہتے ہیں کہ اسی قسم کی ناگہانی آفات اور تباہی سے بچنے کے لیے پیشگی اقدامات کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ دوسری طرف اردوآن کے مخالفین کو ایک موقع مل گیا ہے موجودہ حکومت کو ’بدنام‘ کرنے کا اور زلزلے کے بعد اتنے بڑے پیمانے پر آنے والی تباہیوں سے نمٹنے اور بچ جانے والوں کو بنیادی امداد فراہم کرنے میں حکومتی ناکامی کو سیاسی ہتھکنڈا اپنانے کا۔ عالمی برادری کی طرف سے ترکی اور شام کو امداد فراہم کرنے کے لیے فوری اقدامات کیے گئے ہیں اور طاقتور حلقوں نے تباہی کے شکار ان دونوں ممالک کی مدد کے ’عزم کا اظہار‘ بھی کیا ہے۔

اس سے قطع نظر کے کن ممالک کی طرف سے کس نوعیت کی امداد فراہم کی جائے گی اور ان امدادی کاموں کے پیچھے کون سے سیاسی اور اسٹریٹیجک مفادات کارفرما ہوں گے، اس وقت تمام تر اقدامات کا مرکزی مقصد شام اور ترکی کے زلزلے میں بچ جانے والوں کی زندگیوں کو تحفظ فراہم کرنا اور ان کی بنیادی طبی اور دیگر ضروریات کا بندوبست کرنا ہونا چاہیے۔

یورپی طاقتیں پہلے ہی سے روس اور یوکرین کی جنگ کی وجہ سے سیاسی اور اقتصادی بوجھ تلے دبی ہوئی تھیں۔ اب ان کا ایک اور امتحان شروع ہوگیا ہے۔ یوکرین کے لیے اسلحے کی فراہمی کے وعدے پورے کریں یا زلزلے کے ہزاروں متاثرین کی امداد پر توجہ مرکوز کریں۔ معاملہ اس لیے بھی پیچیدہ ہوگیا ہے کہ ترکی اور شام دونوں ہی ایسے ممالک ہیں، جن کے ساتھ دنیا کی بڑی طاقتوں کے سیاسی اور سفارتی تعلقات کا دارومدار ’انسانیت دوست سیاست‘ پر نہیں بلکہ ایک مخصوص خطے میں ان کے اپنے سیاسی مفادات پر ہے۔

اس تمام صورتحال میں، جو کسمپرسی اور بے بسی کی پکار ہے، وہ شام اور ترکی میں زلزلے کے نتیجے میں منہدم عمارتوں، زمین بوس گھروں اور تباہ ہونے والے پورے پورے محلوں کے ملبوں کے نیچے سے آرہی ہے۔ ان میں سے بہت سی آوازیں ہر گزرنے والے لمحے کے ساتھ بند ہوتی جارہی ہیں۔ المیہ تو یہ ہے کہ ان آوازوں میں اکثر شیرخوار، نومولود بچوں کیساتھ ساتھ کم سن بچوں کی آوازیں بھی شامل ہیں، جن کے جسم کنکریٹ کی دیواروں کے ٹکڑوں اور ریت کے نیچے دبے ہیں، ان کی سانسیں چل رہی ہیں، جو کسی بھی لمحے رُکنے کو ہیں۔

گزشتہ اتوار کو ترکیا اور شام میں آنے والے زلزلے کے بعد کے مناظر کی، جس قدر دلخراش تصاویر اور ویڈیوز سامنے آرہی ہیں، اُن کو دیکھ کر خاموش بیٹھ جانا کسی زندہ انسان کا عمل نہیں ہوسکتا۔ ایک لمحے کے لیے بھی یہ نہ سوچنا کہ ان ہزاروں متاثرین میں اگر ہم بھی شامل ہوتے تو ہمیں کیسا محسوس ہوتا؟ یہ خیال ہر انسان، جس کا ضمیر زندہ ہے اور جو حساس ہے، کے ذہن میں آنا فطری بات ہے۔

کیا ان ہزاروں متاثرین، جن میں چھوٹے چھوٹے بچے، مرد و زن، نوجوان اور سن رسیدہ ہر طرح کے انسان شامل ہیں، ان کا کوئی اتنا بڑا قصور تھا، جس کی انہیں سزا ملی ہے؟ حالیہ تباہ کن زلزلے کی ہر ایک جھلک ایک قیامت کا سماں پیش کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ابھی چند لمحوں پہلے واٹس ایپ پر شیئر کی گئی ایک ویڈیو نے میرے ذہن پر اتنے گہرے نقوش چھوڑے ہیں، جو الفاظ میں بیان نہیں کیے جاسکتے۔ اس ویڈیو میں ملبے کے نیچے ایک زندہ بچی، جس کا چہرہ خون آلود ہے، جو بمشکل پانچ یا چھ برس کی ہوگی، اپنے زخمی ہاتھوں سے اپنے چھوٹے بھائی کے سر کو چھپانے کی کوشش کرتی دکھائی دے رہی۔ اُس کا اور اس کے بھائی کا جسم ملبے میں دبا ہوا ہے اور ان دونوں کو امدادی کارکُن باہر نکالنے کی کوشش کررہے ہیں۔

اس کے چند لمحوں بعد ہی اُس رپورٹ پر نظر پڑی، جس میں یک نوزائیدہ بچی، زخموں سے رنگین جسم کیساتھ ایک ہسپتال کے انکیوبیٹر میں پڑی ہے۔ اسے شام میں ایک عمارت کے ملبے سے نکالا جاسکا۔ اس معجزاتی زندگی کے دنیا میں آنے کا سبب بننے والی ماں اور اس بچی کی ناف اُس وقت تک جُڑی ہوئی تھی، جب تک امدادی کارکنوں نے اس کی رونے کی آواز پر اسے ملبے سے نکالا اور اس کی ناف کاٹ کر فوری طور پر اسے ہسپتال منتقل کردیا۔ ماں ملبے کے نیچے دم توڑ گئی اور المیہ یہ کہ اس بچی کے ماں باپ اور بھائی بہنوں سمیت تمام خاندان زلزلے کے نتیجے میں ہلاک ہوچکا ہے۔

ہسپتال کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ بچی بنیادی غذائیت کی کمی کا شکار ہے۔ تاہم اس کے تمام اعضاء ٹھیک کام کررہے ہیں لیکن جسم کافی زخمی ہے۔ یہ یتیم بچی اگر بچ گئی تو بڑے ہوکر یہ تمام دنیا کے انسانوں سے ایک بات کرے گی جس پر غور کیا جائے تو دنیا کے تمام ادیان کے ماننے والوں کو شاید ایک سبق مل سکے۔

اس مکالمے کا تعلق انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں ادب و فلسفے کی دنیا کے ایک بہت مشہور نام ماکسم گورکی کی ایک تصنیف سے ہے۔ اس معروف روسی مصنف کے شاہکار ناول ’ماں‘ کے نام سے شائع ہونے والی یہ تصنیف عالمی ادب میں ایک اونچا مقام رکھتی ہے۔ اس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے، جسے میں اس دور کے تمام انسانوں، چاہے ان کا مذہب وعقیدہ کچھ بھی ہو، کے لیے ایک بہت بڑا سبق سمجھتی ہوں۔

’’جب پاول ولاسوف کی ماں نے اُس سے اور اُس کے دوستوں سے پوچھا، میں نے سنا ہے تم خُدا کو نہیں مانتے؟ تو پاول ولاسوف نے جواب دیا،’’ماں ہم اُس خدا کی بات نہیں کررہے جو تیرے دل میں ہے، جو رحیم و کریم ہے، شفیق ہے اور اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ ہم تو اُس خدا کی بات کررہے ہیں، جو پادریوں نے ہم پر مسلط کر رکھا ہے، جو ہر وقت ڈنڈے سے بندوں کو ہانکتا ہے اور ہر وقت انہیں سزا دیتا ہے۔‘‘

ولاسوف نے مزید کہا،’’ماں جب ہم اپنا خدا ان پادریوں کے قبضے سے چھڑا لیں گے، پھر اُس کو اپنے دل میں بسائیں گے، تب اُس کی حمد گائیں گے۔‘‘

ماکسم گورکی کی کتاب ’ماں‘ سے لیا گیا یہ اقتباس شاید کل کو شام میں زلزلے میں ایک خاندان کی بچ جانے والی واحد بچی بھی پڑھے۔ اُس کے پاس تاہم اُس کی ماں نہیں ہوگی، جس سے وہ یہ مکالمہ کرے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ وہ یہ بات آج کی دنیا کے تمام انسانوں سے کرے گی، چاہے ان کے روحانی پیشوا پادری ہوں، راہب ہوں یا مولوی۔

صحافت کا مستقبل فسادِ خون؟

اخبار نویس برادری سے مولانا علی میاں کا خطاب

عبدالعزیز

آل انڈیا اردو ایڈیٹرس کانفرنس کی تشکیل 1971-72ء میں ہوئی تھی روزنامہ سنگم کے ایڈیٹر غلام سرور داغ بیل ڈالنے میں پیش پیش تھے۔ کلدیپ نیر اس وقت ’’اسٹیٹس مَین‘‘ دہلی کے ایڈیٹر تھے۔ ان کا پورے ملک میں صحافی کی حیثیت سے شہرہ تھا۔ پہلی کانفرنس میں انہیں صدر کی حیثیت سے دعوت دی گئی تھی۔ موصوف کے آنے سے کانفرنس کی اہمیت بڑھ گئی تھی۔ بہار کے اس وقت کے وزیراعلیٰ نے شرکت کی۔ کرپوری ٹھاکر بھی آئے۔ ایڈیٹروں کے ساتھ مل جل کر رہے یہاں تک کہ سب کے ساتھ ڈنر میں شریک رہے۔ وزیراعلیٰ بہار نے ملک بھر کے ایڈیٹروں کو عشائیہ دیا۔ کئی اور لوگوں نے ایڈیٹروں کی ضیافت کی۔ راقم کو اس میں شرکت اور خیالات کے اظہار کا موقع ملا۔ استاد محترم مظہر امام صاحب اس وقت پٹنہ ہی میں آل انڈیا ریڈیو کے سربراہ تھے انہوں نے بھی شرکت کی کلکتہ کے لوگوں سے مل کر انہیں خاص طور پر خوشی اور مسرت ہوئی۔ استاد محترم نے کلکتہ ہی سے اپنی زندگی کا ایک معلم کی حیثیت سے آغاز کیا تھا۔ آخر میں دہلی میں سکونت اختیار کی اور وہیں سے سفر آخرت کیا۔

پٹنہ کے بعد 1973ء کے آخر میں لکھنو میں کانفرنس بڑی آن وشان سے منعقد ہوئی ملک کی وزیراعظم صاحبہ محترمہ اندرا گاندھی نے افتتاحی تقریب کو خطاب کیا۔ محترمہ اندرا گاندھی نے دوران تقریر کہا کہ وہ جب الہ آباد میں اپنے والدین کے ساتھ تھیں تو اردو بولتی تھیں مگر دہلی میں آکر اردو بھول گئیں۔ شمیم احمد شمیم اس وقت پارلیمنٹ کے ممبر تھے اور ’’آئینہ‘‘ سری نگر کے ایڈیٹر۔ انہوں نے تقریر کے وقت اندرا گاندھی کی طرف رخ کرتے ہوئے بڑی دلیری سے کہا کہ ’’محترمہ آپ جو کچھ بول رہی تھیں یہی اردو ہے ہم لوگ اسی اردو کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اسی کے لئے اکٹھا ہوئے ہیں‘‘۔

اس میں اردو کے تین ایسے بڑے صحافی بھی شریک تھے کہ انگریزی زبان میں بھی ایسے بڑے صحافی نہیں ملیں گے۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی، مولانا محمد عثمان فارقلیط اور مولانا محمد مسلم۔ جب اندرا گاندھی تقریر کررہی تھیں تو مولانا عثمان فارقلیط اسٹیج پر بیٹھے ہوئے تھے ان کی بے اعتنائی دیکھنے کی چیز تھی۔ جب انہیں دعوت تقریر دی گئی تو بڑی بے نیازی سے اٹھے تقریر دس منٹ کی تھی مگر اردو صحافیوں کے لئے ان کی تقریر میں زبردست رہنمائی تھی۔ مولانائے محترم نے کہا میں ’’اس دور کے صحافیوں سے مختلف ہوں صحافت میرا پیشہ نہیں ہے بلکہ عبادت ہے‘‘۔

لکھنو کی کانفرنس میں جسے کانفرنس کا حاصل کہنا غلط نہ ہوگا حضرت مولانا ابوالحسن علیؒ ندوی کا وہ خطاب تھا جسے دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنو میں اخبار نویس برادری سے کیا تھا ان باتوں کو کہے ہوئے انتالیس، چالیس سال ہوگئے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آج کے حالات کے پیش نظر فرمارہے ہیں یہ بھی غور وفکر کے لائق ہے کہ اردو زبان کے صحافیوں سے مخاطب ہیں:-

’’اخبار نویس وہ معلم ہے جس کا مدرسہ پورا ملک ہوتا ہے اور جس کے تلامذہ میں دہقان و مزدور سے لے کر وزیر اور صدر مملکت تک تمام بڑے اور چھوٹے شریک ہوتے ہیں۔ اخبار نویس وہ مبلغ ہے جس کی دعوت گھر گھر، دوکان دوکان اور دفتر دفتر گونجتی ہے۔ اخبار نویس دنیائے سیاست کا حریف ہوتا ہے جس کی کسوٹی اصولوں کو پرکھتی اور جس کی ترازو حوادث کو تولتی رہتی ہے۔ اخبار نویس سیاسی اختلافات سے بھری ہوئی دنیا میں عدالت کی کرسی جما کر بیٹھتا ہے اور فریضہ قضا سرانجام دیتا ہے۔ یہ ہے صحافت کی اہمیت اور اس اہمیت کے معنی یہ ہیں کہ اگر صحافت حق، عدل، خیر اور فلاح کے لئے کام کرے تو انسانیت کے لئے اس سے مفید طاقت کوئی نہیں اور اگر صحافت میں بگاڑ آجائے اور وہ کذب، باطل، شر اور فساد کے لئے ہی سرعمل ہوجائے تو پھر نوعِ انسانی کے لئے اس سے زیادہ مہلک کوئی دوسری قوت نہیں۔ آپ ذرا غور فرمائیے کہ کسی شہر کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ خود اسباب مرض پھیلانے کی مہم شروع کردے۔ اگر پولس اور عدالت ہی جرائم کے سرپرست بن جائیں تو پھر نتائج کیا نکلیں گے۔ جو کچھ نتائج ان صورتوں میں نکلیں گے۔ عین وہی نتائج صحافت کے اختلال پذیر ہونے سے نمودار ہوتے ہیں۔ صحافت اگر آلہ خیر ہو تو نعمت عظمیٰ ہے اور اگر آلہ شر بن جائے تو لعنت کبریٰ بن جاتی ہے۔ ایک سچا اخبار نویس، خالص سیاسی نقطہ نگاہ سے حکام اور پبلک کے درمیان ایک ذریعہ بنتا ہے۔ عوام میں بگاڑ آجائے تو وہ ان کی اصلاح کرتا ہے اور حکمرانوں کی طرف سے اگر مفسدات ظہور کریں تو ان کی بھی خبر لیتا ہے۔ دونوں کے درمیان ثالث بن کر فیصلہ دیتا ہے اور اگر صلح نہ ہو تو وہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ پورا وزن حق کے پلڑے میں ڈال دے، چاہے حق حکومت کی طرف ہو یا عوام کی طرف اپنے موقف کے لحاظ سے درحقیقت اخبار نویس رائے عام کا ’’دماغ‘‘ ہوتا ہے۔ اگر یہ دماغ ہی بگڑ جائے تو چارہ کار کیا ہے؟ فی الواقعہ کوئی راہِ نجات نہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے انتہائی دکھ ہوتا ہے کہ آج کا اخبار نویس احساس ذمہ داری سے بڑی حد تک بے نیاز اور اوصاف پسندی میں انتہائی کوتاہ ہے۔ کوچہ صحافت کا یہ سماں ہے۔ یہاں گذرے تو نہ کپڑوں کی صفائی کی خیر ہے اور نہ سلامتی کی ضمانت ہے، نہ حواس کے چاہنے کا بھروسہ ہے اور ذوق کی بابت کا یقین ہے۔ ہماری صحافت کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ ہمارے اکثر اخبارات ایسے ہیں جو بے اصولے پن کی کوکھ سے پیدا ہوئے ہیں۔ بے اصولے پن کی چھاتیوں سے دودھ پی کر پلے اور بے اصولے پن کی انا نے انہیں انگلی پکڑ کر چلنا بھی سکھایا۔ مراد یہ کہ ایک نیا اخبار جب نکلتا ہے تو شاید ہی ایسا ہوتا ہے کہ وہ کسی اصول یا مقصد کا خاطر باقاعدہ اسکیم بنا کر نکالا گیا ہے۔ بلکہ عموماً اخبارات کاروباری نقطہ نظر سے جاری کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے لئے اگر کوئی اصول و مقصد اختیار کیا جاتا ہے تو صرف یہ سوچ کر کہ اصول و مقصد کے ذریعے اخبار چل جائے گا۔ اصول وہ تاگا ہے جو ایک اخبار کی تمام تحریروں کو پرو کر ایک ہار بناتا چلا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے یہ پیش گوئی کی جاسکتی ہے کہ فلاں اخبار، فلاں معاملے میں فلاں رویہ اختیار کرے گا لیکن بے اصول اخبارات کے متعلق کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا وہ کس مرحلہ پر کون سا موڑ مڑیں گے۔ عام طور پر اخبار نویس جس سے اختلاف کرتا ہے اسے کہیں کا نہیں رکھتا۔

وہ مخالف کی کہی ہوئی باتوں کو مسخ کردیتا ہے بلکہ خود اپنی طرف سے کچھ باتیں اس کے منہ میں ڈالتا ہے پھر اخبار نویس تمام اخلاقی حدود کو پھاند جاتا ہے۔ ادروہ سیدھی صاف بات کرنے کی بجائے گالیوں پر اتر آتا ہے کیچڑ کے چھینٹے ڈالتا ہے، پگڑی اچھالتا ہے، نام بگاڑتا ہے۔ اخبار نویس میں کاروباری زادیہ نگاہ رکھنے والوں کی جو بڑی تعداد ہے وہ حکمراں طاقت کے درباری خوشامدیوں میں بار بار شامل ہوتی رہتی ہے اور جہان پناہ کا دل خوش کرنے کے لئے انہیں غلطیوں سے پاک اور ان کے ناقدین کو قابل گردن زدنی ہی قرار دیتا ہے۔ یہ مقام افسوس ہے کہ موجودہ جمہوری دور میں قدیم بادشاہوں کے درباری شاعروں، بھانڈوں اور خوشامدی، مصاحبین کا منصب اور مقام صحافیوں کے حصہ میں آیا ہے۔ بہرحال یہ صحافت کا مستقل فساد خون ہے اور اس کی اصلاح کی فکر اگر نہ کی گئی تو یہ فساد خون ہماری آئندہ نسلوں کو ورثہ میں ملے گا۔ اور قوم کی قوم اخلاقی صحت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے برباد کردے گی۔

پیارے مولانا کی تقریر مولانا ابولکلام آزاد کی ایک معرکتہ لا آرا تحریر سے بہت کچھ مشابہ ہے۔ دنیائے صحافت کا عظیم سپاہی رقمطراز ہے:

’’ہمارے عقیدے میں تو جو اخبار اپنی قیمت کے سوا کسی انسان یا کسی جماعت سے کوئی رقم لینا جائز سمجھتا ہے وہ اخبار نہیں بلکہ اس فن کے لئے ایک وعید اور سرتا سر عار ہے۔ ہم اخبار نویس کی سطح کو بہت بلندی پر دیکھتے ہیں اور امر المعروف اور نہی عن المنکر کا فرض ادا کرنے والی جماعت سمجھتے ہیں۔

پس اخبار نویس کے قلم کو ہر طرح کے دباؤ سے آزاد ہونا چاہئے اور چاندی اور سونے کا تو سایہ بھی اس کے لئے سم قاتل ہے۔ جو اخبار نویس رئیسوں کی فیاضیوں اور امیروں کے عطیوں کو قومی امانت، قومی عطیہ اور اسی طرح کے فرضی ناموں سے قبول کرتے ہیں وہ بہ نسبت اس کے کہ اپنے ضمیر اور ایمان کو بیچیں، بہتر ہے کہ دریوزہ گری کی جھولی گلے میں ڈال کر اور قلندروں کی کشتی کی جگہ قلمدان لے کر رئیسوں کی ڈیوڑھیوں پر گشت لگائیں اور گلی کوچہ میں ’’کام ایڈیٹر کا‘‘ کی صدا لگا کر خود اپنے تئیں فروخت کرتے رہیں....‘‘۔ (مولانا ابوالکلام آزاد- الہلال 27 جولائی 1912ئ)

اسلاموفوبیا اور قوم مسلم پر فکری یلغار

از: مفتی محمد سلمان قاسمی محبوب نگر خادم تدریس: ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

اسلاموفوبیا (Islamophobia) ہم میں سے ایک بڑا طبقہ بالخصوص سوشل میڈیا صارفین ہیش ٹیگ لگا کر ٹرینڈ چلانے یا کسی ہنگامے کے وقت بیان بازی کے حد تک اس لفظ کو استعمال تو کرتے ہیں، مگر بیشتر اس لفظ کے پس منظر اور اس کے پس پردہ جو پروپیگنڈا ہے اس سے ناواقف ہوتے ہیں، اختصاراً اس کی حقیقت کو بیان کیا جائے تو یہ اسلام اور فوبیا دو لفظوں کا مجموعہ ہے، فوبیا ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنیٰ نفرت اور بے خوف و ہراس کے ہیں، تو اسلاموفوبیا کا مطلب ہوا" اسلام سے نفرت و وحشت" گو اس لفظ کے ایجاد کو ایک صدی کے اوپر زمانہ بیت چکا ہے لیکن 9/11/2001 کی بمباری یعنی ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے مصنوعی حملے -جس کو مسلمانوں پر تھوپنے اور اس مکھوٹے کو مسلمانوں کی شبیہ بتانے کی جو کوشش مغربی میڈیا نے کی ہے- کے بعد اس لفظ کو خوب شہرت و رواج حاصل ہوا، اور بین الاقوامی سطح پر ہر ملک کی میڈیا اور صحافیوں نے اس کو استعمال کرنا شروع کیا، مقصد اس لفظ کا یہ ہے کہ اسلام، اہل اسلام اور تعلیمات اسلام سے ساری دنیا اور تمام مذاہب کے لوگوں کو متنفر کیا جائے اور مسلمانوں کے تئیں سبھی کو برانگیختہ کیا جائے، فی الجملہ دنیا کو یہ باور کرایا جائے کہ ہر طرح کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث اور مکمل طور پر انسانی آزادی کا دشمن اور سراسر نفرت و دہشت کو فروغ دینے والا مذہب اسلام ہے، چنانچہ 1997 میں Runnymade نامی ایک برطانوی ادارے نے ایک تفصیلی رپورٹ "Islamophobia A challenge for us all" کے عنوان سے شائع کی جس کا لب لباب گوگل وکی پیڈیا کے مطابق یہ ہے:

1- اسلام ایک متحدہ گوشہ نشین بے حس و حرکت گروہ ہے جو ترقی و تبدیلی کو قبول نہیں کرتا۔

2- اسلام ایک الگ اور اجنبی دین ہے جس کے اور دیگر ثقافتوں کے درمیان میں کوئی مشترک اقدار اور مقاصد نہیں ہیں؛ یہی وجہ ہے کہ وہ ان سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ ان میں اثر ڈال دیتا ہے۔

3- اسلام ایک ایسا دین ہے جو سختی اور دشمنی کی صفات سے متصف ہے جو خطرے میں ڈالنے والا ہے اور دہشت پسندوں کو مضبوط بناتا ہے اور مختلف ثقافتوں سے لڑنے میں طاق ہے۔

4- اسلام ایک ایسی سیاسی آئیڈیالوجی ہے جو سیاسی یا جنگی مقاصد کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: عنقریب ایک وقت ایسا آئے گا کہ دنیا کی ساری قومیں تمہارے (اہل اسلام) کے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گے جیسا کہ کھانے والے کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں (ابوداؤد)

عالمی تجزیے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہی وہ دور ابتلا ہے جس کی زبان نبوت نے پیشن گوئی دی تھی، آج مجموعی طور پر ساری دنیا میں اسلام مخالف پروپیگنڈے عروج پر ہیں، یہود و نصاریٰ اسلام کو پسماندہ بتانے اور اس کے خلاف نفرت و عداوت کا زہر گھولنے میں مکمل طور پر برسرپیکار ہیں، دنیا میں ہونے والے ہر فساد کو اسلامیت کا لیبل لگا کر مسلمانوں کو بدنام کرنے اور ہر طرح کے دنگے کو اسلامیانہ رنگ دے کر اسلام کی شبیہ بگاڑنے کے لیے پوری تن دہی کے ساتھ محنت کر رہے ہیں، دنیا کا ایک بڑا طبقہ اس وقت فلموں کا بڑا دلدادہ ہے اور ان کی ذہنیت کو متاثر کرنے میں فلمی دنیا کا بڑا اہم کردار ہے، تو اسی پلیٹ فارم کو اپناتے ہوئے یورپی فلم انڈسٹری (Hollywood) بیشتر فلموں میں الومیناٹی (Illuminati) تیسری جنگ عظیم (World war 3) اور دجالی مشنریوں کی سیمبلزم کے ذریعے تعارف کر کے امریکہ و یورپ کی خدائی کو لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے اور دجال سے ان کو مانوس کرنے کی کوشش کی کر رہی ہے، نیز انہیں فلموں میں اسلامی نام اور ظاہری وضع و لباس والے مسلم کرکٹرز کو پیش کر کے ان کو کسی دہشت گرد تنظیم یا کریمنل گروپ کا ڈائریکٹر بتایا جاتا ہے اور ان کے ذریعے کسی ملک یا عوامی مقامات پر بمباری کروائی جاتی ہے تاکہ فلم دیکھنے والے سبھی لوگوں کے ذہنوں میں یہ اثر و تصور قائم ہو کہ سارے فسادات کی جڑ مسلمان ہیں، اور آج دنیا میں جتنے بھی دہشت گرد تناظم و ایجنسیاں ہیں ان کے پیچھے مسلمانوں کا ہی ہاتھ ہے، نیز داعش نما اسلامی شناخت رکھنے والی تنظیمیں- جو کہ درپردہ یہود کے کنٹرول میں ہوتی ہیں- کے ذریعہ مختلف مقامات پر بمباری کروا کر یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ انسانیت کا سب سے بڑا قاتل اور امن عالم کا سب سے بڑا دشمن بھی مسلمان ہی ہیں، اس پر مستزاد مسلمانوں کی برین واشنگ کے لیے نت نئے حربے اپنائے گئے اور جا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں خود آج کے آزاد خیال مسلمان اسلامی تعلیمات کو عصر حاضر کے تقاضوں کے بالکل مخالف اور فطرت انسانی کے مغایر سمجھ رہے ہیں، اس کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیں کہ ایران جو ظاہراً دنیا کی نظر میں اسلامی ملک کے طور پر اپنی شناخت رکھتا ہے اور وہاں کے باشندے اسلامی تعلیمات کے علمبردار سمجھے جاتے ہیں لیکن اس وقت مسئلۂ حجاب کی مخالفت میں تقریباً ایرانی سڑکوں پر آگئے ہیں اور حجاب سے بالکل بیزارگی ظاہر کرتے ہوئے اسٹرائیک کر رہے ہیں کہ حجاب کا حکم سراسر عورت کے حق میں ظالمانہ پابندی ہے، امریکہ کے تسلط سے خلاصی کے بعد افغانی حکومت بتدریج اسلامی احکام کو نافذ کر رہی ہے، اس پر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ سبھی افغانی مسرت کا اظہار کرتے اور اسلامی نظام کے قیام پر خوشیاں مناتے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ وہاں کے ماڈرن یا لبرل ٹائپ کے مسلمان نیز اداکار و گلوکار اور کھلاڑیاں سوشیل میڈیا کے ذریعہ ملک میں ہونے والی تبدیلیوں کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں اور ملک میں شرعی احکام کے نفاذ کو جبری پابندیاں بتا کر اقوام متحدہ اور دیگر ممالک سے اپنی ملکی حکومت کے ان اقدامات کو روکنے کی اپیل کر رہے ہیں، پڑوسی ملک پاکستان کے لوگ ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے ملک کو اس بنیاد پر الگ تو کر لیے تھے کہ یہاں پر اسلامی حکومت اور شریعت اسلامیہ کی داغ بیل ڈالیں گے، لیکن آج وہاں کے مسلمان ہندوستانی مسلمانوں سے کئی گناہ زیادہ مذہب کے معاملے میں آزاد نظر آتے ہیں، نہ عورتوں میں پردہ ہے نہ مردوں میں اسلامی غیرت، شادی بیاہ کی تقریبات کی بے ہودگی و بے حجابی تو الامان الحفیظ، اور" میرا جسم میری مرضی" جیسا حیا سوز نعرہ جو سراسر اسلام کے بنیادی احکام کی مخالفت اور ہم جنس پرستی کو فروغ دینے والے یورپی نظریہ کی حمایت ہے اسی ملک سے اٹھا ہے، اور سرزمین حجاز موجودہ سعودی عرب جو کہ مہبط وحی ہے جہاں سے ساری انسانیت کو ہدایت کا درس ملا تھا آج ترقی کے نام پر جس تنزل کی طرف رواں ہے وہ ایک مستقل المیہ ہے، عربی خول میں مغربی خیال کے حامل بن سلمان کے ذریعے شرائع اسلام کی خلاف ورزیاں، شعائر اسلام پر پابندیاں، نائٹ کلبوں، سینما گھروں کا قیام اور میوزک کنسرٹس کا انعقاد، بنت حوا کا حجاب اتار کر اس کو سربازار لانے اور مردوں کو بے حیائی و آوارگی کے دلدل میں دھکیلنے کے لیے ہونی والی پیش رفت و یل للعرب کا نمونہ پیش کر رہی ہے، اور اِدھر عصری تعلیم یافتہ مسلم لڑکے لڑکیوں کا عمومی طور پر یہ ذہن بنتا جا رہا ہے کہ وہ اسلام کے دائرہ اور شرعی حدود سے آزاد ہو کر زندگی گزارنے کے خواہش مند بنتے جا رہے ہیں، حالیہ کیرلا کی عادلہ ناظرین اور فاطمہ نورہ نامی دو مسلم بچیاں اپنے ماں باپ کے مقابلے کئی دن تک کیس لڑتی رہیں کہ وہ باہم شادی کرنا چاہتی ہیں، ایک لمبی گفت و شنید کے بعد بالآخر کیرلا ہائی کورٹ نے ان بچیوں کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے ان دونوں کو نکاح کی اجازت دے دی جو کھلے طور پر ان کے مذہبی تعلیمات کے خلاف فیصلہ تھا، ملک بھر کے نیوز چینلز میں اس شادی اور جوڑے کی خوب تشہیر و تعریف ہوئی اور اس کو کچھ اس طرح پیش کیا گیا کہ اس جوڑے نے اسلام کے فرسودہ قانون غلط ثابت کر کے یہ کامیابی حاصل کی ہے، غرض اسلامی اسرار و حکم سے ناواقف عصری علوم کا حامل طبقہ نکاح و حجاب جیسے معاشرتی احکام سے لے کر نماز روزہ جیسی خالص عبادات کے متعلق وارد شدہ اسلامی تعلیمات کو خواہ مخواہ کی پابندیاں سمجھ رہا ہے، باقی مسلم ممالک بھی مکمل طور پر تہذیبی و ثقافتی اعتبار سے یوریپت کی عکاسی کر رہے ہیں، خواہ ظاہری وضع اور نام و نسب کے حد تک مسلمان ہوں، جن علماء نے ان ملکوں کے دورے کیے ہیں ان سے راست طور پر جو تبصرے موصول ہوئے ہیں ان کو سن کر تو ایسا لگتا ہے کہ اسی کے بابت آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا" سيأتي زمان على أمتي لا يبقى من الإسلام إلا اسمه" کہ میری امت پر ایک دور ایسا بھی آئے گا کہ سوائے اسلام کے نام کے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا، مختصر یہ کہ اس وقت امت مسلمہ کا بڑا طبقہ فکری و نظریاتی اعتبار سے اسلام بے زار اور مغربی تہذیب کا دلدادہ بن چکا ہے، اسلامیت پر باقی رہنے کو رجعت پسندی اور مغربیت پر چلنے کو ترقی سمجھ رہا ہے، خواہ وہ قولاً اس کا اقرار نہ کرتا ہو مگر حقیقت یہی ہے، یہ سب کچھ ایک منصوبہ بند سازش کے تحت ہوا ہے، اہل باطل نے بخوبی اس امر کو پرکھ لیا ہے کہ ظاہری جنگوں اور مادی حملوں کا اثر تھوڑی مدت تک ہی کارگر ہو سکتا ہے، اگر دنیا کو اسلام سے متنفر کرنا ہے بلکہ خود مسلمانوں کی مسلمانی کو ختم کر کے ان میں یوریپت کا زہر گھولنا ہے تو اس کے لئے سب سے بہتر اور دیرپا اثر دار Idealogical war (فکری یلغار) ہے، اور یہ سب ایک طرح سے اسلاموفوبیا کا ہی حصہ ہے، گو اسلاموفوبیا کا مقصد لوگوں کے دلوں میں اسلام کی نفرت و دہشت کو بٹھانا تھا لیکن وہ اس کاوش میں اس حد تک کامیاب ہوتے جا رہے ہیں کہ خود مسلمان بھی ان کا ہم خیال بنتا جا رہا ہے اور خود اپنے مذہب سے غیر محسوس طریقے سے متنفر ہوتا جا رہا ہے۔

غرض ان سب کی وجہ علم دین کی کمی اور اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت ہے، ایسے ناگفتہ بہ حالات میں امت کے سامنے مکمل طور پر صحیح اسلامی تعلیمات کو پیش کرنا اور ان کے عقائد و نظریات کو درست کر کے ان کی فکر کو اسلامی بنانا اور اس عالمی انارکی کے سد باب کے لیے تدابیر کو نکالنا اس وقت کی اول ترین ترجیح ہے جو ہر باشعور مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔

اللہ ہم سب کو توفیق مرحمت فرمائے آمین یا رب العالمین۔